Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

28 رذی القعدہ 1437 ہجری قمری 1 رتبوک 1395 ہجری شمسی 1 رستمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

حضور انور نے 26 راگست 2016 کو مسجد بیت الفتوح ،مورڈن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

میں صرف نبی نہیں بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی بھی تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قُدسیہ اور کمال فیضان ثابت ہو

مَیں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اس کی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دُنیا کی اِصلاح کے لئے تھی اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دُنیا کی اِصلاح کے لئے ضروری تھیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

چونکہ مَیں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اس کی شریعت اکمل اور اَتم تھی اور تمام دُنیا کی اصلاح کے لئے تھی اِس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دُنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اُس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کو قوت دی۔ وَھٰذَا تَحۡدِیۡثُ نِعۡمَۃِ اللّٰہِ وَلَا فَخۡرَ ۔جیسا کہ ظاہر ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ آتے تو اس کام کو انجام نہ دے سکتے اور اگر قرآن شریف کی جگہ توریت نازل ہوتی تو اس کام کو ہرگز انجام نہ دے سکتی جو قرآن شریف نے دیا۔انسانی مراتب پردۂ غیب میں ہیں۔اس بات میں بگڑنا اور مُنہ بنانا اچھا نہیں۔کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کر سکتا ؟☆ اگر قرآن شریف کی کسی آیت سے ثابت ہوتا ہے تو وہ آیت پیش کرنی چاہیئے۔سخت مردود وہ شخص ہوگا جو قرآنی آیت سے انکار کرے ورنہ میں اس پاک وحی کے مخالف کیونکر خلاف واقعہ کہہ سکتا ہوں جو قریباً تیئیس برس سے مجھ کو تسلی دے رہی ہے اور ہزارہا خدا کی گواہیاں اور فوق العادت نشان اپنے ساتھ رکھتی ہے۔خدا تعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا بنایا گیا ہے جس کی چالیس کروڑ آدمی پرستش کررہے ہیں۔تب اُس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر غلوّ انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اُس پر نہیں کی گئی تا لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہے تو میری تکذیب تقویٰ کے برخلاف ہے اور جیسا کہ دانیال نبی نے بھی لکھا ہے میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اُتر آئے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔کُفر اور شرک نے بہت غلبہ کیا اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔اب چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہنچ گیا اور اسلام اس کے پاؤں کے نیچے کُچلا گیا اس لئے خدا فرماتا ہے کہ مَیں زمین پر نازل ہوں گا اور وہ قہری نشان دِکھلاؤں گا کہ جب سے نسل آدم پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دِکھلائے۔اِس میں حکمت یہ ہے کہ مدافعت بقدر حملہء دشمن ہوتی ہے پس جس قدر انسان پرستوں کو شرک پر غلو ہے وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔اس لئے اب خدا آپ لڑے گا وہ انسانوں کو کوئی تلوار نہیں دے گا اور نہ کوئی جہاد ہوگا ہاں اپنا ہاتھ دِکھلائے گا۔یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح (جس سے اِس زمانہ کا مسیح مُراد ہے) پہلے مسیح سے افضل ہوگا اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر ہوا آمد ثانی میں بڑی قوّت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ کرے گا اور کہتے ہیں کہ اس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اوّل کو اِس سے کچھ نسبت نہیں۔

بہرحال یہ دونوں فرقے قائل ہیں کہ آنے والا مسیح جو آخری زمانہ میں آئے گا اپنے جلال اور قوی نشانوں کے لحاظ سے پہلے مسیح یا پہلی آمد سے افضل ہے اور اسلام نے بھی آخری مسیح کا نام حَکَم رکھا ہے اور تمام دنیا کے مذاہب کا فیصلہ کرنے والا اور محض اپنے دم سے کفار کو مارنے والا قرار دیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اُس کے ساتھ ہوگا اور اُس کی توجہ اور دعا بجلی کا کام کرے گی اور وہ ایسی اتمام حجت کرے گا کہ گویا ہلاک کردے گا۔غرض نہ اہل کتاب نہ اہل اسلام اِس بات کے قائل ہیں کہ پہلا مسیح آنے والے مسیح سے افضل ہے۔یہود تو دو مسیح قرار دے کر آخری مسیح کو نہایت افضل سمجھتے ہیں اور جو لوگ اپنی غلط فہمی سے صرف ایک ہی مسیح مانتے ہیں وہ بھی دوسری آمد کو نہایت جلالی آمد قرار دیتے ہیں اور پہلی آمد کو اس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے۔پھر جبکہ خدا نے اور اُس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔عزیزو! جبکہ میں نے یہ ثابت کردیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اُس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم۔جو کچھ ہے پہلا ہے۔خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے بھیج دیا اب خدا سے لڑو۔ہاں میں صرف نبی نہیں بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمّتی بھی تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قُدسیہ اور کمال فیضان ثابت ہو۔

☆ خدائے تعالیٰ کے کاموں کا کوئی انتہا نہیں پاسکتا۔بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام عظیم الشان نبی گذرے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے توریت دی اور جن کی عظمت اور وجاہت کی وجہ سے بلعم باعور بھی اُن کا مقابلہ کر کے تحت الثریٰ میں ڈالا گیا اور کُتے کے ساتھ خدا نے اس کی مشابہت دی وہی موسیٰ ہے جس کو ایک بادیہ نشین شخص کے علوم روحانیہ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا اور اُن غیبی اسرار کا کچھ پتہ نہ لگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا۔منه

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 157 تا 159)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضور کی mta سے استفادہ کی تلقین

”والدین خود کو اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں“

یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفہ وقت کی آواز کو سننے کا سب سے اہم اور آسان ذریعہ ایم ٹی اے ہے۔اس کے بغیر نہ تو ہم خلیفہ وقت کی آواز کو تازہ بتازہ سن سکتے ہیں اور نہ خلافت سے حقیقی وابستگی پیدا کر سکتے ہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاں ہمیں بار بار دعاؤں، عبادات، تقویٰ و طہارت، اطاعت، خلافت سے وابستگی، عہد کی پابندی اور اسی طرح مختلف نیکیوں کو استقلال کے ساتھ اپنانے اور ہر طرح کی برائیوں کو خیر باد کہنے کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں وہاں آپ پوری دُنیا کے احمدیوں کو ایم. ٹی. اے. سے بھرپور استفادہ کی بھی بار بار تلقین فرما رہے ہیں۔خلیفہ وقت کی آواز پر کان دھرنا اور اسے دل میں جگہ دینا ہر احمدی کا فرض ہے۔لوگ خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں خلیفہ کا قرب نصیب ہو۔خلیفہ کے سب سے زیادہ قریب وہی ہے جو سب سے زیادہ اس کی اطاعت کرتا ہے خواہ وہ بظاہر بہت دُور ہی کیوں نہ ہو۔اور اگر کوئی قریب رہ کر خلیفہ کی اطاعت نہیں کرتا اس کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اسے دل میں جگہ نہیں دیتا تو وہ قریب رہ کر بھی بہت دُور ہے۔پس خلیفہ وقت کی بات کو سننا اور اس پر عمل کرنا خلافت سے محبت کی اصل نشانی ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پوری دنیا کے احمدی مردوں، عورتوں، نوجوانوں، بچوں بوڑھوں، سب کو بار بار ایم ٹی اے کے ساتھ جڑنے اور اس سے استفادہ کی تلقین فرما رہے ہیں۔پس ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں خلیفہ وقت توجہ دلا رہے ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے بچوں بلکہ بڑوں کی بھی تعلیم و تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔اس کے ذریعہ سے کثرت کے ساتھ دُنیا میں قبول احمدیت کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔اس نعمت کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغامات میں، جماعتی عہدیداروں سے ملاقات میں اور اپنے خطبات و خطابات میں جہاں اَور نیکیوں کی تلقین فرما رہے ہیں وہاں ایم ٹی اے سے خود بھی وابستہ ہونے اور اپنے بچوں کو بھی وابستہ کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دَورہ ڈنمارک و سویڈن میں جماعتی عہدیداران کو تسلسل کے ساتھ اس بات کی تلقین فرمائی کہ وہ خود بھی ایم ٹی اے دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔حضور پُرنُور کی لگاتار ایم ٹی اے سے استفادہ کی تلقین کے پیش نظر حضور کے ارشادات قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔ یقیناً یہ وقت کی ایک اہم ضروت ہے۔

آپ اور آپ کے اہل خانہ زیادہ سے زیادہ ایم ٹی اے سنیں

حضور پُرنُور شاملین جلسہ سالانہ گھانا کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ زیادہ سے زیادہ mta سنیں اور میرے خطبات اور مختلف مواقع پر دیئے گئے خطابات سنیں۔اس سے نہ صرف خلافت احمدیہ سے آپ کا تعلقِ وفا مضبوط ہوگا، بلکہ mta کے دیگر پروگرام دیکھنے سے اسلام کے حسن اور احمدیت کی گونا گوں خوبیوں کے بارے میں آپ کے علم میں بھی اضافہ ہوگا۔“

(پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ گھانا منعقدہ جنوری 2016، بحوالہ بدر 9 جون 2016، صفحہ 2)

......☆......☆......☆......

اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ایم ٹی اے کی عادت ڈالنی چاہئے

حضور پُرنُور اپنے خطبہ جمعہ 4 مارچ 2016 میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ دوسرے تبلیغ کے لئے جو ایم ٹی اے اور ویب سائٹ پر پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں۔اپنے دوستوں کے ساتھ بعض دفعہ موقع ملتا ہے تو بیٹھ کے دیکھنے چاہئیں۔دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم ٹی اے پر کم از کم خطبات ہی با قاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہو رہا ہے۔ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔پس آجکل ایم ٹی اے اور اسی طرح alislam کی جو ویب سائٹ ہے یہ جماعت کی ویب سائٹ ہے۔ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

(خطبہ جمعہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 4 مارچ 2016، بحوالہ اخبار بدر 31 مارچ 2016 صفحہ 9، کالم اوّل)

......☆......☆......☆......

ہر احمدی گھر، سب مل کر ہر ہفتے ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں

حضور پُرنُور اپنے خطبہ جمعہ 20 مئی 2016 میں احباب کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے عطا فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی، علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔

تفریح کے لئے اگر دوسرے ٹیلی ویژن چینل دیکھنے بھی ہیں تو پھر اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ خود ماں باپ بھی اس کی احتیاط کریں اور بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ پھر وہ پروگرام دیکھیں جو شریفانہ ہوں۔ جہاں بھی بیہودگی اور گند ہے اس سے بچیں کہ یہ صرف بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔اُس طرف لے جاتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ سے دُوری پیدا ہوتی ہے لیکن اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظر آتا ہے کہ پورا گھرانہ دین کی طرف مائل ہے۔ بچے بھی دین سیکھ رہے ہیں اور بڑے بھی دین سیکھ رہے ہیں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا اس سے یقینا جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا، اس سے شیطان سے بھی دُوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ اس سے گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی۔“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 20 مئی 2016، بحوالہ اخبار بدر 9 جون 2016، صفحہ 5، کالم اوّل)

......☆......☆......☆......

اگر جمعہ کا وقت ایک ہے تو پھر خلیفہ وقت کا خطبہ سننا چاہئے

حضور پُرنُور اپنے خطبہ جمعہ یکم جولائی 2016 میں ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :

”یہ بھی ذکر کر دوں بلکہ بڑا اہم ذکر ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے جب ایک وقت ہے تو پھر خلیفۂ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اِکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو (Live) نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلّغین، مربّیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن نہیں تو اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ مغرب کی طرف ہم مزید جائیں گے تو وہاں صبح کا وقت ہے۔ وہ صبح سویرے سن لیتے ہیں اُسی دن بھی سنا سکتے ہیں۔ مشرق کی طرف دن گزر چکا ہے، وہاں شام ہو رہی ہے یا وقت آگے چلا گیا ہے تو اگلے ہفتے سنا سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اِکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ یکم جولائی 2016، بحوالہ اخبار بدر 4 راگست 2016 صفحہ 5، کالم اوّل)

......☆......☆......☆......

والدین خود کو اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں یہ ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ شاملین جلسہ سالانہ آسٹریلیا کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”مَیں نے بار بار تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ mta پر جو پروگرام آتے ہیں ان کو دیکھیں۔ والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔ یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے۔ اس سے آپ کا دینی علم بڑھے گا۔ روحانیت میں ترقی ہوگی اور خلافت سے کامل تعلق پیدا ہوگا اور دنیا کے دوسرے چینلز کے زہریلے اثر سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔“

(پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا منعقدہ دسمبر 2015، بحوالہ اخبار بدر 2 جون 2016، صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُرنُور کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور خلافت سے کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی ہیں

جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے، اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے

جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے

ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں

مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں

ہمارے جلسوں کے نہ تو مقررین کا یہ مقصد ہے اور نہ عموماً سامعین کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے کہ بجائے ان باتوں کو سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنائیں، عارضی طور پر حظّ اٹھایا جائے۔ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے

اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے، پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے

احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں
لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں

پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں

دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے

پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے

نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں

کسی بھی انتظام کی بہتری کیلئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کیلئے بھی کئے جاتے ہیں

جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آتا ہے
پس خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ ان میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے

عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گزارنے کیلئے آتی ہیں کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں

پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 ر اگست 2016ء بمطابق 12 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن (Alton) برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ باقاعدہ رسمی افتتاح شام کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ یہ تو ہر احمدی جانتا ہے اور اسے علم ہونا چاہئے اور اس بات کا خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے کہ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔ بلکہ آپ علیہ السلام نے ان لوگوں سے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

جلسے کے پروگرام اس سوچ کے ساتھ بنائے جاتے ہیں اور مقررین کی تقریریں اور ان کے عناوین پر اس سوچ کے ساتھ پہلے ایک کمیٹی غور کرتی ہے جس سے دینی، علمی اور روحانی ترقی میں مدد مل سکے۔ یہ ایک لمبی فہرست ہوتی ہے اور پھر ان عناوین میں سے خلیفہ وقت کے پاس وہ منظوری کے لئے آتے ہیں اور پھر ان میں سے کچھ

مضامین، کچھ عناوین تجویز کئے جاتے ہیں جو یہاں مقررین پیش کرتے ہیں تا کہ شامل ہونے والوں کی دینی، علمی اورروحانی ترقی کے لئے بہتر سے بہتر مواد مہیا کیا جا سکے۔

پس جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں (یہ جلسہ گاہ جو ہے، اس میں) خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ بعض دفعہ مَردوں کی طرف سے اور عموماً عورتوں کی طرف سے یہ شکایت آتی ہے کہ بجائے خاموشی سے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنیں بعض لوگ جلسہ کی مارکی کے باہر ٹولیوں میں بیٹھ کر خوش گپیوں میں وقت گزار رہے ہوتے ہیں اور بچوں کو کھیل کود کا سامان دے کر جلسہ کی مارکی کے ساتھ ہی انہیں کھیلنے کا موقع دیا جا رہا ہوتا ہے۔ اس سے تو بچوں کو بھی احساس نہیں ہوگا کہ دینی مجلس کا تقدّس کیا ہے؟ اگر بچے اتنے چھوٹے ہیں کہ کھیل کود کی عمر ہے اور ان کو بہلانے کے لئے ضروری ہے کچھ دیا جائے تو پھر بچوں کی مارکی میں بچوں کو لے جائیں وہاں بچے کھیلتے رہیں وہاں سامان مہیا ہے۔ لیکن جو مَین مارکیاں ہیں عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی اس کے ساتھ بچوں کا کھیل کود میں مصروف ہونا اور ماں باپ کا ان کے قریب ہی بیٹھ کر ٹولیاں بنا کر باتیں کرنا کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ اور جب کارکنان اس بات سے منع کرتے ہیں تو بعض برا بھی مناتے ہیں کہ کیوں ہمیں روکا گیا۔ حالانکہ یہ غلطی مہمانوں کی ہوتی ہے کام کرنے والوں کی نہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک کمیٹی تقاریر کے عناوین کے لئے غور کرتی ہے اور پھر مختلف عناوین تجویز کر کے مجھے بھیجتی ہے جن میں سے مَیں حالات کے مطابق سات آٹھ عناوین تجویز کرتا ہوں اور تجویز کے بعد یہ منتخب کئے گئے عناوین مقررین کو بھجوائے جاتے ہیں۔ وہ کئی کئی دن بلکہ بعض تو مہینے سے زیادہ وقت اپنی تقریر کی تیاری میں لگاتے ہیں اور مختصر وقت میں بڑی محنت سے ان عنوانوں پر جامع مضمون پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب کو متوجہ ہو کر تقریروں کو سننا چاہئے۔ فرمایا کہ ’’پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا‘‘۔ فرمایا ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے ’’کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک حصہ خاص طور پر جب بعض دفعہ عمومی شکایتیں آتی ہیں تو وہ جو مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی مارکی کے آخری حصہ میں بیٹھے ہوتے ہیں انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ اگر وہ شکایتیں صحیح ہیں تو اس دفعہ ان کو کارکنوں کو، ڈیوٹی والوں کو شکایت کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ان کو چاہئے کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو نہایت سنجیدگی سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ اس سے ہم نے صرف ذہنی حظّ نہیں اٹھانا یا کسی علمی نکتے کو سن کر وقتی علمی حظّ نہیں اٹھانا بلکہ اس لئے سننا ہے کہ ہمیں مستقلاً علمی اور روحانی فائدہ ہو۔

پھر بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے پسندیدہ مقرر چنے ہوتے ہیں اور صرف انہی کی تقاریر کے لئے جلسہ گاہ میں آتے ہیں۔ ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔‘‘ فرمایا: ’’مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ (تعالیٰ) کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔‘‘

’’...... مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کے بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔‘‘ فرمایا: ’’بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 398,399,401۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ نے ان لوگوں کا یہ نقشہ کھینچا ہے جو دنیادار ہیں۔ جن کے لیکچر، جن کی تقریریں چاہے وہ دین کے نام پر ہوں دنیا کی نام و نمود کی خاطر ہوتی ہیں۔ بلکہ آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ یہ تقریریں کرنے والے اکثر بجائے یہ شوق رکھنے کے کہ ہماری تقریر لوگوں کے دلوں پر اثر کر کے ان کی علمی و روحانی بہتری کا باعث بنے، اپنی تقریر کے دوران صرف اس سوچ میں ہوتے ہیں کہ ان کی واہ واہ ہو۔ گویا کہ تقریر کے دوران ایسے مقررین نے اپنے معبود اُن سامعین کو بنایا ہوتا ہے جو اُن کی باتیں سن رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا شامل ہونے والے بھی اخلاص لے کر جلسوں میں شامل نہیں ہوتے، باتیں نہیں سنتے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 401۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر اخلاص کے ساتھ آئیں تو بالکل ایک اور اثر ہو رہا ہو، مثبت اثر ہو رہا ہو۔ لیکن بہرحال ہمارے جلسوں کے نہ تو مقررین کا یہ مقصد ہے اور نہ عموماً سامعین کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے کہ بجائے ان باتوں کو سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنائیں، عارضی طور پر حظّ اٹھایا جائے۔ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا۔ اس احسان کا حق ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر ہی ہم حقیقی رنگ میں شکر ادا کر سکتے ہیں جب ہم خالصۃً لِلّٰہ ہر کام کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو اس لئے کہ چند ایک کی کمزوری کی حالت اکثریت کی سوچ نہ بن جائے۔ چند ایک کو دیکھ کر نئی آنے والی نسلیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنا اور توجہ نہ دینا جائز ہے۔ اور اگر مَیں اس حوالے سے بات کرتا ہوں تو اس لئے کہ یاددہانی ہوتی رہے اور اگر کوئی کمزوری ہے تو ساتھ کے ساتھ دُور ہوتی چلی جائے تا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے آنے والے اور ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان اس بات کو سامنے رکھیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے۔ اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی زبان میں بھی برکت ڈالے کہ وہ اپنے ذمہ لگائے گئے مضمون کو سننے والوں کے ذہنوں میں اس طرح ڈال سکیں کہ وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول کی باتیں ہیں، جو عشق و وفا کی باتیں ہیں، جو تعلق باللہ کی باتیں ہیں، جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود سے تعلق اور اطاعت کی باتیں ہیں، لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہو جائیں اور مثبت اثر ڈالنے والی ہوں۔

پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مہمانوں کو، جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مہمانوں کی خدمات کے لئے مَردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی جو کارکنان مقرر کئے گئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے بطور کارکن جنہوں نے جلسے کے دنوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ ان میں کالجوں سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی ہیں اور ایسی تعداد بھی ہے، بہت بڑی تعداد ایسوں کی بھی ہے جو اپنے کاروبار کرتے ہیں یا نوکریاں کرتے ہیں۔ بعض بڑے معزز عہدوں پر بھی ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا جو جذبہ ہے اس نے ایک سکول کے طالبعلم کو، ایک مزدور کو، ایک کاروبار کرنے والے اور ایک معزز اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن پر کام کرنے والے کو ایک ہی سطح پر کھڑا کر دیا۔ اس لئے وہ مہمان جو بعض دفعہ کارکنوں کے ساتھ غلط رویّہ دکھا جاتے ہیں انہیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہئے اور کارکنوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بیشک کارکنوں کو یہی تلقین کی جاتی ہے کہ انہوں نے ہر صورت میں صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے لیکن بشری تقاضے کے تحت بعض حالات میں بعض کارکن سخت جواب بھی دے دیتے ہیں۔ پس مہمانوں کا بھی کام ہے کہ کارکنوں کی عزت اور احترام کریں اور کوئی ایسا رویہ نہ دکھائیں جس سے بدمزگی پیدا ہونے کا امکان ہو اور پھر جو بچے اور نوجوان ایک جذبے کے تحت کام کرنے آتے ہیں اور بعض دفعہ مہمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے ان میں بددلی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ غیر از جماعت مہمان اگر کسی تکلیف کی وجہ سے کوئی اظہار کریں جو عموماً وہ نہیں کرتے تو ان کا اظہار تو بہرحال قابل قبول ہے اور ہمیں یہ پوری کوشش بھی کرنی چاہئے کہ ان کی اگر کوئی تکلیف ہے تو ان کو آرام اور سہولت مہیا کی جائے۔ لیکن احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے۔ وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ اس سوچ کے ساتھ آنا بھی چاہئے۔ اس لئے ان کی رہائش یا کھانے وغیرہ کے وقت اور اکثریت تو یہاں رہائش بھی نہیں رکھتی، ان کے آنے جانے میں، پارکنگ میں اگر بعض وجوہات کی وجہ سے دقّت بھی ہو تو کھلے دل سے اور حوصلے سے یہ تکلیف برداشت کرنی چاہئے۔ پچھلے جمعہ میں بھی مَیں نے ذکر کیا تھا کہ چند دنوں کے لئے ایک پورا شہر بسایا جاتا ہے اور پھر چند دنوں میں ختم بھی کرنا ہے اور کارکن یہ سارے کام کر رہے ہوتے ہیں تو بہرحال جہاں یہ عارضی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہو تو وہاں کچھ نہ کچھ تکلیفیں تو ہوتی ہیں۔ جتنا چاہے بہترین انتظام کرنے کی کوشش کریں پھر بھی بعض انتظامات نہیں ہو سکتے جو مستقل جگہوں پر ہو سکتے ہیں۔

مجھے بتایا گیا کہ پچھلے سال شامل ہونے والی ایک خاتون نے کہا کہ مارکیوں میں ایئر کنڈیشننگ کا انتظام ہونا چاہئے۔ موسم گرم ہوتا ہے۔ ہمیں علم ہے اور انتظامیہ کو بھی علم ہے لیکن ایئر کنڈیشننگ کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر ایسی صورت ہو تو دروازے کھول دینے چاہئیں تا کہ ہوا آتی رہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک معمولی چیز ہے یا اگر پنکھوں کا بھی انتظام ہے تو یہ معمولی چیز ہے۔ بعض تکنیکی روکیں اور مسائل بھی سامنے آ جاتے ہیں جس کی وجہ سے انتظام نہیں ہو سکتے۔ پنکھوں کا انتظام بھی بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے اور پھر اخراجات کو بھی مدّنظر رکھنا پڑتا ہے۔ ربوہ میں جو جلسے ہوتے تھے یا قادیان میں ابھی بھی ہوتے ہیں تو سردیوں میں کھلے میں بیٹھ کر اور بعض دفعہ بارش میں بھی لوگ جلسہ سنتے ہیں اور سردی بھی برداشت کرتے ہیں۔ پس اگر شامل ہونے والوں کو ایسی چھوٹی

موٹی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، گرمی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر ایسے ہی لوگوں کے بارے میں جو مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ: ’’دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلّف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 372۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ رہائش اختیار کرتے ہوئے یا عارضی پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ ’’مَیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں‘‘ تو فرمایا کہ ایسے شخص کو اس رہائش کو چھوڑنے یا وہاں سے چلے جانے تک (اگر عارضی رہائش بھی ہے تو چلے جانے تک) کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء...... باب التعوذ من سوء القضاء...... حدیث 2708)

پس ان دِنوں میں خاص طور پر یہ دعا مانگیں کہ دنیا کے جو حالات ہیں اور کوئی پتا نہیں کس وقت کوئی شریر کیا شرارت کرنے والا ہے، کس قسم کے نقصان پہنچانے کی بعض ظالم منصوبہ بندی کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ دے۔ پھر بیماری وغیرہ کی تکلیفیں ہیں۔ بچوں کے ساتھ لوگ آئے ہوئے ہیں اور بڑے جذبے سے اکثریت لوگوں کی آتی ہے تو یہ دن بچوں کے لئے بھی موسم کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے تکلیف کا باعث ہو جاتے ہیں اور آنے والے لوگ جو بچوں والے ہیں، وہ پرواہ بھی نہیں کرتے۔ بچے نازک ہوتے ہیں۔ کوئی بھی تکلیف ان کو پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے یہ ساری دعائیں جب کی جائیں تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکلیفوں اور شرارتوں سے بچاتا ہے۔ پس ہر قسم کی تکلیف سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

اور یہ بھی ہر ایک جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

میں نے بچوں کے ساتھ آنے والوں کی بات کی۔ مجھے پتا چلا ہے کہ رات کو بعض لوگ آئے اور انتظامیہ کے پاس بستروں یا میٹرسوں (mattresses) کی کمی ہو گئی تھی اور بعض چھوٹے بچوں والوں کو اس وجہ سے تکلیف بھی ہوئی۔ بچوں کو تو بعضوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے کمبلوں میں لپیٹ کر سلا دیا۔ لوگ جوش اور جذبے کے تحت اپنے چھوٹے بچوں کو بھی لے آتے ہیں۔ نو دس ماہ کے بچے یا سال دو سال کے بچے ہیں وہ بھی ساتھ آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے یہیں ٹینٹوں میں یا مارکی میں رہائش رکھی ہے اور اگر انہیں کہا جائے کہ یہاں صحیح انتظام نہیں ہے، ٹھنڈ بہت زیادہ ہے اور کہیں اَور چلے جائیں تو یہی کہتے ہیں کہ نہیں، ہم برداشت کر لیں گے۔ اور ہمارے بچے بھی برداشت کر لیں گے۔ ہم نے یہیں راتیں گزارنی ہیں تا کہ جلسہ کے ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ تو اگر ایسے لوگ ہیں جو آرام اور سہولت کے لئے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی اکثریت ایسی بھی ہے جو کہتی ہے کہ ہم جلسہ سننے آئے ہیں۔ کوئی بات نہیں اگر تھوڑی بہت تکلیف بھی برداشت کرنی پڑی تو کر لیں گے۔ بڑے سخت جان ہیں اور بچوں کو بھی سخت جان بنانا چاہتے ہیں۔ بہر حال ایسے مہمان ہیں جو رحمتیں لے کر آنے والے ہیں اور ایسے مہمانوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میزبانوں کے کام بھی آسان کر دیتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعضوں کو رات کو تکلیف ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ گزشتہ رات جو تکلیف ہوئی اور میٹرسوں اور بستروں کی کمی ہوئی یا مہمانوں کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچی، آج رات انتظامیہ اس کو دُور کر لے گی اور مہمانوں کو کل جو تکلیف پہنچی تھی امید ہے انشاء اللہ آج نہیں ہو گی۔

جلسے میں شامل ہونے والے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں وقت پر آ کر بیٹھ جایا کریں تا کہ بعد میں آنے کی وجہ سے شور نہ ہو۔ اگر کھانے کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے تو کھانا کھلانے کی انتظامیہ، جلسہ گاہ کی انتظامیہ یا جس کے سپرد نماز کے اوقات کا انتظام ہے انہیں اطلاع کر دیں کہ ابھی مہمان کھانا کھا رہے ہیں، نماز میں دس پندرہ منٹ انتظار کر لیا جائے اور وہ مجھے اطلاع کر دیں تو اس کا انتظار کر لیا جائے گا۔ مجھے بھی باوجود کوشش کے مصروفیت کی وجہ سے چند منٹ دیر ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ زیادہ دیر بھی ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر جب باہر کے مہمان، غیر از جماعت مہمان آئے ہوں، ان کی ملاقاتیں ہو رہی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے آنے کے بعد اور نماز شروع ہونے کے بعد بھی کافی تعداد میں لوگ اندر آتے ہیں اس لئے اس طرف مہمانوں کو بھی اور تربیت کے شعبہ کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کے بعد میں آنے اور لکڑی کے فرشوں پر چلنے کی وجہ سے شور ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ جس حد تک اس شور کو دور کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے، کی جا رہی ہے لیکن پھر بھی آوازیں آتی ہیں۔ اگر پہلے بھی آ گئے ہیں تو دعائیں اور ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ اس کا بھی ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا ثواب دیتا ہے۔ مسجد میں انتظار میں بیٹھے رہنے کا بھی ایک ثواب ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ حدیث 651)

پس اس ثواب کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اور یہی ان تین دنوں کا صحیح استعمال بھی ہے۔ بجائے اس کے کہ باہر کھڑے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہوں اور جب میں آ جاؤں اور نماز شروع ہو جائے تو پھر اس کے بعد اندر آنا شروع ہوں تو جیسا کہ میں نے کہا اس وقت پھر لکڑی کے فرش کی وجہ سے جو نمازی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔

اسی طرح نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں۔ اگر کسی کو یہ خیال ہے کہ میرے ہنگامی فون ہیں یا ہنگامی فون آ سکتے ہیں تو گھنٹی کی آواز تو کم از کم بند کر لیں۔ اس سال کیونکہ انتظامیہ نے یہاں موبائل کے انتظام کو بہتر کیا ہے اور اس شعبہ کا دعویٰ ہے کہ یہاں بھی اس طرح فون کے سگنل آئیں گے جس طرح شہر میں آتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان کی یہ بات سن کر بہت سے لوگوں نے ان کے سِم (SIM) ڈلوائے ہوں۔ اس لئے یہ نہ ہو کہ جو سہولت یہاں خاص موقع کے لئے مہیا کی گئی ہے وہ ہر فون کی گھنٹی بجنے کی وجہ سے جلسہ کے دوران بھی اور نمازوں کے دوران بھی لوگوں کو ڈسٹرب کر رہی ہو، ایک اور مسئلہ کھڑا ہو جائے۔

اسی طرح شامل ہونے والوں کو جو اپنی کاروں پر آ رہے ہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے مکمل تعاون کریں تا کہ انتظامیہ کو کسی قسم کی دقّت نہ ہو۔ اس دفعہ انتظامیہ نے کوشش کی ہے کہ پارکنگ کے لئے جو انتظام ہے اس کو بہتر سے بہتر کیا جائے لیکن انتظام اسی وقت بہتر ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے جب لوگوں کا تعاون ہو۔ پس کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ سکیننگ کے شعبہ میں مکمل تعاون کریں۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے بھی کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

جو لوگ اپنے پرائیویٹ خیموں میں ہیں یا اجتماعی رہائش کی مارکی میں ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنی رقم اور قیمتی چیزیں اپنے ساتھ رکھیں۔ خاص طور پر عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گزارنے کے لئے آتی ہیں، کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اس لئے ایک تو آنے والی جو زیور لے کے آ گئیں ان کو احتیاط کرنی چاہئے۔ لیکن جو روزانہ آنے والی ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں۔

جلسہ کے دنوں میں بعض شعبوں نے اپنی نمائشیں بھی لگائی ہوئی ہیں جس میں شعبہ تاریخ اور آرکائیو (archive) نے بھی نمائش کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ریویو آف ریلیجنز نے بھی قرآن کریم کے نسخوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن کے حوالے سے نمائش کا اہتمام کیا ہے جس طرح گزشتہ سال کیا تھا۔ اس سال شاید اس سے بہتر ہو۔ یہ دونوں اپنے دائرے میں بڑی معلوماتی نمائشیں ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے وقت مقرر ہیں، اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 رمارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 رمارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

● آپ کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ میرے خطبات کو توجہ سے سنیں

● خطبات جمعہ سننے کے ساتھ ساتھ میری تمام دیگر تقاریر جو مختلف مواقع پر کی جاتی ہیں وہ بھی سنیں

● اس سے آپ کے اندر خلافت کے ساتھ پوری وفاداری اور کامل اطاعت پیدا ہوگی

● اپنے بچوں کو بھی اس بابرکت نظام کی اہمیت سکھائیں اور سمجھائیں اور انہیں بھی اس بابرکت نظام کے ساتھ چمٹے رہنے کی تلقین کرتے رہیں

روزانہ ایم ٹی اے دیکھنا بھی اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنائیں

ایم ٹی اے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے پروگرام نشر کرتا ہے

جس سے سب نوجوان، بڑی عمر کے افراد فائدہ حاصل کر کے احمدیت اور اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ امریکہ منعقدہ 14 تا 16۔اگست 2015

پیارے احباب جماعت احمدیہ امریکہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ امریکہ کی جماعت اپنا نیشنل جلسہ سالانہ 14 تا 16 اگست 2015ء منعقد کر رہی ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت مبارک اور بے حد کامیاب فرمائے۔ اور شاملین جلسہ اس سے روحانی فوائد اور بے شمار برکتوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آپ کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ میرے خطبات کو توجہ سے سنیں۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ آپ خلافت سے بہت قریبی اور گہرا تعلق پیدا کریں۔ خطبات جمعہ سننے کے ساتھ ساتھ میری تمام دیگر تقاریر جو مختلف مواقع پر کی جاتی ہیں وہ بھی سنیں۔ اس سے آپ کے اندر خلافت کے ساتھ پوری وفاداری اور کامل اطاعت پیدا ہوگی۔ آپ کو یہ بھی چاہئے کہ آپ اپنے بچوں کو بھی اس بابرکت نظام کی اہمیت سکھائیں اور سمجھائیں اور انہیں بھی اس بابرکت نظام کے ساتھ چمٹے رہنے کی تلقین کرتے رہیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ پوری وابستگی رکھیں۔

آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام صرف اور صرف خلافت کے نظام سے ہی وابستہ ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اور آپ کی نسلیں اس بابرکت نظام خلافت کے ساتھ اس کے سایہ تلے جمع رہیں اور اس سے ہی رہنمائی حاصل کرتے رہیں۔

اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ روزانہ ایم ٹی اے دیکھنا بھی اپنی زندگیوں کا لازمی حصہ بنائیں جس میں میرے خطبات جمعہ بھی شامل ہوں۔ ایم ٹی اے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے پروگرام نشر کرتا ہے جس سے سب نوجوان، بڑی عمر کے افراد فائدہ حاصل کر کے احمدیت اور اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

پھر آپ کی شوریٰ کی طرف سے بھی کچھ تجاویز آئی تھیں جنہیں میں نے منظور کیا تھا۔ ان تجاویز میں انفرادی روحانیت میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے بہتری کی طرف قدم آگے بڑھانے کے بارے میں بھی تھیں۔ اس لئے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ اپنی ان تجاویز کو مکمل عملی جامہ پہنائیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک فرد (مرد و عورت) پوری طرح ان پر عمل پیرا ہو۔ یہ بھی خیال رہے کہ اگر تجاویز پر عمل نہیں کرنا تو پھر ان کی منظوری لینے کا کیا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے اور یہ جلسہ آپ کے تقوی میں اضافہ کا باعث بنے اور آپ روحانی طور پر اس سے مستفیض ہونے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر برکتیں نازل فرمائے۔

والسلام آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

13 اگست 2015ء

واقفین نو کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں، ان کے نمونے دوسروں کیلئے ایسے ہونے چاہئیں کہ جن کو وہ اختیار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں

ایک واقف زندگی، واقف نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے اس کے گھریلو معاملات ہوں یا بیرونی معاشرتی تعلقات، ان سب میں اس کو ایک نمونہ ہونا چاہئے

اگر آپ گھریلو معاملات میں، میاں بیوی کے تعلقات میں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بڑی خوبصورتی سے گزرے گی، بڑی آسانی سے گزرے گی، بڑے امن میں گزرے گی

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/اگست 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا جن میں سے تین نکاح ایسے ہیں جن میں لڑکا یا لڑکی میں سے کوئی نہ کوئی واقفین نو میں سے ہے اور ایک ہمارے نومبائع کا ہے۔ ان کا رشتہ ماریشس کے پرانے خاندان میں ہوا ہے۔

تمام وہ رشتے جو آج طے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس نہج پر اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاص طور پہ ان آیات میں تلقین فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واقفین نو کو، انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں یا ان کے والدین نے وقف کیں اور اب ان میں سے بعض ایسے ہیں جو میدان عمل میں بھی ہیں، خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں، خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں، ان کے نمونے دوسروں کیلئے ایسے ہونے چاہئیں کہ جن کو وہ اختیار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ایک واقف زندگی، واقف نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے اس کے گھریلو معاملات ہوں یا بیرونی معاشرتی تعلقات، ان سب میں اس کو ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اگر آپ گھریلو معاملات میں، میاں بیوی کے تعلقات میں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس رکھیں گے تو زندگی بڑی خوبصورتی سے گزرے گی، بڑی آسانی سے گزرے گی، بڑے امن میں گزرے گی۔ اور پھر آئندہ نسلیں بھی اپنے والدین کے اس نمونے پر چلتے ہوئے اس زندگی کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دیں گی جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کیلئے اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پس بچوں کی

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم حلمی محمد حسین مرمر صاحب (1)

مکرم حلمی محمد حسین مرمر صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1970ء میں ہوئی۔ اورانہیں تحقیق کے ایک لمبے سفر کے بعد 2014ء کے وسط میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: مَیں گزشتہ 23 سال سے عربی زبان کی تدریس کے شعبہ سے منسلک ہوں۔ 36 سال کی عمر تک مَیں انہی عقائد اور مفاہیم کا پیروکار تھا جوہمیں اپنے آباء واجداد سے ورثہ میں ملے۔ مَیں اپنے اسی ایمان واعتقاد کو ہی حقِّ مبین سمجھتا تھا اور بڑے اخلاص سے اپنے شاگردوں کو ان عقائد ومفاہیم کو سمجھنے اوران پر قائم رہنے کی تلقین کیا کرتا تھا۔ باوجود اپنے مضبوط ایمان کے مجھے ان عقائد ومفاہیم میں کوئی روح نظر نہ آتی تھی اور بعض اوقات ایسے محسوس ہوتا تھا کہ ان دینی امور کی انجام دہی محض تحصیل حاصل ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی مٹھی بھر مال کے عوض کسی کے پاس مجبوراً کوئی کام کررہا ہو، اوراس کے علاوہ لقمۂ عیش کمانے کے لئے اس کے ہاتھ میں کوئی حیلہ نہ ہو۔

شدت پیاس میں رشتۂ سراب

وقتاً فوقتاً میرے ذہن میں کئی ایسے سوالات پیدا ہوتے جن کا مجھے کوئی جواب نہ مل سکتا۔ مَیں انہیں اپنے اندر ہی چھپائے رکھتا اور بھلانے کی کوشش کرتا، تاہم کبھی مجبور ہوکر اہل علم حضرات کا رخ کرتا تو مجھے ایسے جواب ملتے جن سے میری پیاس مزید بڑھ جاتی۔

بعض تواس کے ردّ میں رٹے رٹائے اقوالِ سابقین نقل بیان کرنا شروع کردیتے، جوموٹے الفاظ اور بظاہر فلسفیانہ معانی کے حامل تو ہوتے لیکن اصل سوال کے جواب سے کوسوں دور۔

بعض ان کے جواب میں ناصحانہ لیکچر سنا دیتے جو اپنی جگہ نہایت پُرتاثیر ہوتا لیکن سوال کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ اور بعض متشدّد یہ کہہ دیتے کہ ایسے سوالات پوچھنا نہایت ناپسندیدہ امر ہے۔ ایسے جوابات کا نتیجہ میرے دماغ میں مزید سوالات کو جنم دینے کی شکل میں نکلتا۔ بالآخر مَیں نے خود ہی ان سوالوں کے جواب دینے والی بعض کتب کی تلاش شروع کردی اور پھراس تلاش میں مجھے جوملا مَیں نے پڑھ ڈالا۔ اس وقت میری حالت اس پیاسے کی تھی جسے شدت پیاس نے موت کے قریب ترکردیا ہو اوراس کے پاس پینے کے لئے سمندر کے کھارے پانی کے سوا کچھ نہ ہو اور پھر وہ جس قدر سمندر کا کھارا پانی پیے اس کی پیاس میں اضافہ ہوتا جائے۔

خلقِ آدم اور جاہل علماء

میرے سوالات میں سے چندایک یہ تھے: پہلا اور بنیادی سوال آدم کی پیدائش سے متعلق تھا۔ اس بارہ میں قرآن کا بیان نہایت بلیغ زبان میں اعلیٰ پائے کا ہے۔ لیکن علماء اس کی جو تشریح کرتے تھے اس سے یہی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے قرآن کریم کوئی نہایت مبہم ڈکشنری ہے جس کی تشریح اور تبیین کا کام صرف مولویوں کے سپرد کیا گیا ہے اور جو تشریح وہ کردیں وہ سب کو قابل قبول ہونی چاہئے۔ لیکن آیئے دیکھتے ہیں کہ خلقِ آدم کے قصہ میں ان کے فرمودات کہاں تک معقولیت رکھتے ہیں؟

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو زمین سے مٹھی بھر مٹی لانے کو بھیجا اور پھر اس مٹی سے ساٹھ گز لمبا دیو قامت بت بنایا۔ لیکن زمین سے لائی گئی مٹی میں پانی ملایا اور اسے "طین" بننے میں اور پھر "طین" سے "حمأ مسنون" میں تبدیل ہونے اور بعد میں "صلصال" کی شکل اختیار کرنے کے سفر میں ہر مرحلہ پر 40 سال کا وقت لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونکی تو مٹی سے بنے اس بت میں حرکت پیدا ہوگئی؛ اسکا گوشت بھی بن گیا اوراس کی رگوں میں خون دوڑنے لگا، اس کی قوت سماعت کام کرنے لگ گئی اور آنکھ بھی روشن ہوگئی۔ وہ عقل مند ہوگیا اوراس کا دقیق در دقیق اندرونی اعصابی نظام بھی فعال ہوگیا۔ لیکن کیسے؟ اس کے بارہ میں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر کے سوا کوئی کچھ نہ بتاتا تھا۔

میرا موقف تھا کہ مٹی کے ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں منتقل ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ چالیس چالیس سال تک انتظار کرتا رہا جس کے بعد مٹی کا محض ایک بت بن سکا اور اسکے بعد اس کا داخلی دقیق در دقیق اور عمیق در عمیق نظام محض ایک پھونک سے بن گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تو ایک پھونک سے ایسا کرنے پر قادر ہے پھر ابتدائی مراحل کیلئے چالیس چالیس سال تک انتظار کیوں کیا گیا؟ محض ایک پھونک سے یہ مراحل بھی طے کیوں نہ کر لئے گئے۔ اگر مولویوں کی یہ تفسیر درست تھی تو دونوں امور میں کیا حکمت تھی اور کیا معانی مضمر تھے؟ اسکی تشریح کرنے والا کوئی نہ تھا اور مجھے انہی امور کی کنہ جاننے کی لَو لگی ہوئی تھی۔

مٹی کو طین بنانے میں شاید چند منٹ کا وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ خشک مٹی میں پانی ملانے سے وہ طین بن جاتی ہے۔ پھر مٹی کو طین بننے میں چالیس سال کیونکر لگ گئے؟ اسی طرح طین کو حمأ مسنون بننے میں زیادہ دیر نہیں لگتی بلکہ چند روز ہی کافی ہوں گے، اسی طرح صلصال اور فخار بنانا بھی زیادہ سے زیادہ ایک دو دن کا کام ہوسکتا ہے، اس کے باوجود اتنا لمبا انتظار کیوں کیا گیا؟ ایک طرف تو مجھے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ جبکہ دوسری جانب خَلق آدم کے بارہ میں ایسا قصہ پیش کیا جاتا جو خدا کی عظمت وجبروت اور قدرت کے سراسر خلاف ہے۔

درحقیقت خلق آدم کا مسئلہ حیران کن تھا اور میں اس کے کافی وشافی حل کی تلاش میں تھا جو میرے اردگرد کے معاشرے میں ناپید تھا۔ چارو ناچار میں نے عقل کی آواز کو دبا کر معاملہ حوالہ بخدا کردیا۔

حیاتِ مسیح اور ناقابلِ حل سوالات

دوسرا مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام کا تھا۔ میں اکثر سوچتا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں بیٹھے کیا کرتے ہوں گے؟ کیا کھاتے پیتے ہوں گے؟ کیا انہیں زمین پر ہونے والے واقعات کی خبر ہے یا نہیں؟ کیا وہ ابھی تک موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع ہیں یا مسلمان ہوگئے ہیں؟ اگر وہ ابھی تک موسوی شریعت کے تابع ہیں اوراسلام کا نام تک نہیں سنا تو مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کیسے آسکتے ہیں؟ اور اگر وہ مسلمان ہوچکے ہیں تو انہیں اسلام کی تعلیم کس نے دی اور اس کے شعائر کی ادائیگی کس نے سکھائی؟ اور وہ نمازوں کے اوقات کیسے معلوم کرتے ہوں گے؟ اور زکاۃ کس کو دیتے ہوں گے؟ کیونکہ قرآن کریم میں ان کا یہ اقرار موجود ہے کہ (وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا) اگر وہ زندہ ہیں تو پھر انہیں نماز پڑھنی چاہئے اور اگر وہ مسلمان ہیں تو نماز قبلہ رُو ہوکر پڑھی جائے گی۔ اور اگر وہ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اسی کرۂ ارض پر ہی موجود ہیں کیونکہ کسی اور سیارے یا اس کرۂ ارضی سے باہر سے قبلہ رُو ہونے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔

پھر اگر یہود نامسعود کی سطوت کے ڈر سے وہ آسمان پر اٹھائے گئے تو کیا یہود کی سلطنت پوری دنیا پر پھیلی ہوئی تھی کہ وہ کسی اور جگہ ہجرت کرکے جان نہ بچا سکتے تھے؟ اگر یہود کی سلطنت پوری دنیا پر قائم تھی تو انکی سلطنت کے زوال کے بعد تو عیسیٰ علیہ السلام کو زمین پر واپس آجانا چاہئے تھا۔ اگر پہلے نہیں تو جب ہٹلر نے وسیع پیمانے پر یہودیوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی اس وقت ہی آجاتے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فساد پھیلنے کے زمانے میں واپس آنا ہے۔ لیکن مسیح کے رفع کے بعد سے لے کر آج تک پھیلنے والا فساد کیا ان کی واپسی کیلئے کافی نہیں ہے؟ آخر وہ کب آئیں گے؟

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب تک زندہ محفوظ رکھنے کی وجہ بھی ناقابل فہم تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو قادر ہے اور خلّاق وعلیم ہے۔ اگر آخری زمانے میں ایک عیسیٰ کی ضرورت تھی تو کیا اللہ تعالیٰ ایک اور عیسیٰ پیدا نہیں کرسکتا؟ حالانکہ وہ بعث بعد الموت کے منکرین کو مخاطب کرکے کہتا ہے: اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ ؕ بَلٰی ٭ وَہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ (یٰس:82) یعنی کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے پیدا کردے؟ کیوں نہیں۔ جبکہ وہ تو بہت عظیم خالق (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

علاوہ ازیں مولوی حضرات کی یہ بات کسی طور مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آکر تلوار اٹھائیں گے اور کہیں گے کہ یا اسلام قبول کرو یا تلوار سے سر کٹوانے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ مَیں سوچتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام جب پہلی بار آئے تو یہ کہا کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرو اور اگر کوئی تمہارے ایک گال پر مارے تو دوسرا بھی اس کے آگے کردو، لیکن آسمان پر دو ہزار سال سے زائد عرصہ تک خدا تعالیٰ کے قرب وجوار میں رہنے اور رحمۃ للعالمین کا امّتی بن کر آنے کا کیا یہ اثر ہوگا کہ محبت، رفق اور حلم کے بالمقابل قتل وخون پر زور دیں گے؟!!

شدت پسند تفاسیر سے اختلاف

علاوہ ازیں بعض انتہائی سخت اور شدت پسندانہ تفاسیر کو پڑھ کر بھی یہی گمان ہوتا تھا کہ کہیں کوئی غلطی ہے۔ مثلاً ایک طرف اسلام کی رواداری کی تعلیم اور ہر ایک کو دین اور ایمان کے معاملہ میں مکمل آزادی دینے کا پرچار اور دوسری طرف مولویوں کے استدلالات کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، نیز جو اسلام میں داخل ہوجائے اس کیلئے واپسی کا ہر دروازہ بند ہوگیا۔ لہٰذا جب بھی وہ اسلام سے نکلنے کا سوچے گا تلوار سے اسکی گردن اڑادی جائے گی۔

پھر مولوی حضرات بعض روایات کی بناء پر یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا۔ ایسا موقف رکھنے والے کفار کے اس قول کی تصدیق کرتے ہیں جوانہوں نے مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا تھا کہ: اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کررہے ہو جو سحر زدہ ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ نے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنی اے رسول! اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ پھر ان مسلمان مولویوں کو کیوں سمجھ نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کو ثابت کرکے وہ کفار کے ہم آواز ہو رہے ہیں؟

پھر عذاب قبر کے بارہ میں بھی اس قدر ہولناک قصے بیان کئے جاتے تھے کہ جیسے اللہ تعالیٰ لوگوں سے انتقام لینے کے لئے بے چین ہے۔ دنیا کی مختصر سی زندگی کے گناہوں کی پاداش میں انسان کے ابدالآباد تک جہنم میں رہنے کی باتیں بیان کی جاتی تھیں۔ مجھے یقین تھا کہ یہ سب خدائے رحیم وکریم اور عفو وحلیم کی شان کے خلاف ہے لیکن ان امور کی حقیقت سے کچھ آگاہی نہ تھی۔ میں بار بار قرآن پڑھتا تا کہیں سے مجھے ان امور کا وہ فہم مل جائے جو اس اعلیٰ تعلیم کے شایانِ شان ہو۔

دعا اور امید کی کرن

میں اکثر خدا کے حضور یہ دعا کرتا کہ خدایا مجھے اپنے نور سے منور کردے کیونکہ علم کا دعویٰ کرنے والے یہ علماء اس آسمانی نور سے خالی ہیں۔ خدایا تو مجھے خود سمجھا اور سفینۂ نجات کے سواروں میں شامل فرمالے۔ میں نے کئی سال تک یہی دعا جاری رکھی۔ ہر بار اس دعا کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے انشراح صدر نصیب ہوتا، کبھی اس کے غیب سے کوئی ہلکی سی کرن استجابت دعا کی شکل میں میرے لئے ظاہر ہوتی تو میری امید مزید مضبوط ہوجاتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے سیدھے راستے کی طرف ضرور ہدایت دے گا۔

پھر یوں ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معانی پر غور کے دوران ہی خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے میرے لئے خَلق آدم کا مسئلہ حل ہوگیا اور قرآن کے محاورے اور سیاق وسباق سے واضح ہوگیا کہ پہلے شخص کو بھی آدم کا نام دیا گیا اور پہلے نبی کو بھی آدم کا نام دیا گیا ہے۔ اور انسان کی پیدائش کئی مراحل میں ہوئی جس کا بیان نہایت عارفانہ ہے لیکن مولوی حضرات اس کے ادراک سے بے بہرہ ہیں۔ انہی ایام میں مجھے اپنی بستی میں وزارت اوقاف کے تبلیغی ڈیسک کا انچارج ایک ازہری مولوی ملا۔ میں نے اسے راستے میں ہی روک کر پوچھا کہ کیا آدم پہلا انسان تھا اور اس سے پہلے کوئی لوگ نہ تھے؟ اس نے بغیر سوچے سمجھے جو جواب دیا اس نے میرے لئے کئی افق کھول دیئے۔ اس نے کہا کہ آدم سے پہلے کئی اور بھی آدم تھے اور یہ بات ثابت شدہ حقیقت ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا فضل فرمایا کہ مجھے علوم ومعارف کے ایک ایسے چشمہ سے متعارف کروادیا جس میں ہر قسم کے سوال کا جواب میسر تھا۔ اس میں مجھے اپنے جملہ سوالوں کے جوابات کے علاوہ ایسا علمی وروحانی ذخیرہ بھی مل گیا جس کے لئے میری روح میں برسوں سے تڑپ تھی۔ اس چشمہ کا نام جماعت احمدیہ ہے۔

علم ومعارف کے اس چشمہ سے تعارف کا احوال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔ (......باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 29 جولائی 2016)

......☆......☆......☆......

جمعہ کی اذان سنو تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ

خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے

جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو ایک شخص جمعہ میں پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 جولائی 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں کن باتوں کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ باقی پانچ یا بعض جگہوں پر شاید چار روزے رہ گئے ہوں۔ ان چار پانچ دنوں میں بھی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی کمیاں رمضان سے یا رمضان میں پورا استفادہ کرنے میں رہ گئی ہیں تو انہیں ہم ان دنوں میں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرمائے، ہم پر رحم فرمائے، اور ہمیں رمضان کی برکتوں سے محروم نہ رکھے۔

سوال رمضان کے آخری جمعہ کو عام طور پر کس نام سے جانا جاتا ہے؟ مسلمانوں میں اس جمعہ کے تعلق سے کیا تصور ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عام اصطلاح میں جمعۃ الوداع کہتے ہیں۔ عام مسلمانوں میں تو اس جمعہ کو رمضان کا آخری جمعہ سمجھتے ہوئے اور یہ تصور رکھتے ہوئے کہ جو اس جمعہ میں شامل ہو جائے اس کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور اس جمعہ کی ادائیگی سے سارے سال کی چُھوٹی ہوئی نمازیں اور جمعوں اور ہر قسم کی عبادتوں کی ادائیگی کا حق بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن کا یہ تصور نہیں۔ یہ ایک انتہائی غلط تصور ہے۔ ایک احمدی اور حقیقی مومن کے نزدیک تو ایسی باتیں اور ایسی سوچیں دین کے ساتھ استہزاء کرنے والی چیزیں ہیں۔

سوال مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ جمعۃ الوداع کے دن لوگ چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضائے عمری رکھتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں ان کی تلافی ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارے پوچھے جانے پر آپؑ نے اس کا کیا جواب ارشاد فرمایا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ایک فضول امر ہے۔ جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز ترک کرتا ہے کہ قضائے عمری والے دن ادا کرلوں گا تو وہ گناہگار ہے۔ اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیّت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کروں گا تو اس کے لئے حرج نہیں۔ فرمایا: ہم تو اس معاملے میں حضرت علیؓ کا ہی جواب دیتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ آپ خلیفۂ وقت ہیں اسے منع کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بن جاؤں اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى۔ یعنی کیا تُو نے غور کیا اس پر جو روکتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حوالے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو۔ کیوں منع کرتے ہو؟ آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ نیتوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی احتیاط کی اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اس کو نہیں روکا۔ لیکن اگر اصلاح کی نیت نہیں ہے تو پھر ایسا شخص گناہگار ہے۔

سوال احمدیوں کے لئے جمعۃ الوداع کا کیا تصور ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے لئے تو اگر کوئی جمعۃ الوداع کا تصور ہے تو بالکل اَور تصور ہے اور ایک حقیقی احمدی کے لئے یہی تصور ہونا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ ہم بڑے بھاری دل کے ساتھ اس جمعہ کو وداع کر رہے ہیں اور اس سوچ اور دعا کے ساتھ کر رہے ہیں کہ دراصل جمعہ کو نہیں بلکہ اس مہینے کو، ان بابرکت دنوں کو ہم وداع کر رہے ہیں اور جمعہ کیونکہ ہمارے بڑی تعداد میں جمع ہونے کا ذریعہ بنا ہے اور یہ اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پھر ہمیں توفیق دے کہ جو دن اور جمعے ہم نے رمضان میں گزارے ہیں اور جو برکات ہم نے رمضان میں حاصل کی ہیں ان پر قائم رہتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ اگلے رمضان کا استقبال کریں۔ پس یہ ہماری سوچ ہونی چاہئے۔

کسی پیارے کو وداع اس لئے نہیں کیا جاتا کہ جاؤ اب تم ہمارے سے رخصت ہو رہے ہو اس لئے اب ہم تمہیں بھولنے لگے ہیں اور اب تمہاری یاد سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ کسی پیارے کو وداع کبھی ہم اس لئے نہیں کرتے کہ اب سال دو سال کے لئے تمہاری یاد ہمارے دلوں سے نکل جائے گی۔ ہم تمہیں بھول جائیں گے کہ تم کون ہو اور کون تھے۔ اب جب تم دوبارہ ملو گے تو پھر دیکھیں گے کہ تمہارے حق ادا کرنے ہیں یا نہیں؟ تمہارے سے وہی پیار کا سلوک رکھنا ہے یا نہیں؟ کیا کبھی دنیاوی تعلقات میں ایسا ہوتے کسی نے دیکھا ہے؟ اگر کوئی کبھی ایسا کرتا ہوگا تو اس کو سب لوگ پاگل کہیں گے۔

سوال رمضان المبارک سے نکلتے ہوئے ایک مومن کی کیا کیفیت ہوتی ہے یا ہونی چاہئے؟ اس بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مومن تو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نیکیوں کو جاری رکھتا ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے جذبات سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ تو رمضان میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے رمضان کو الوداع کہتا ہے تو بڑے بھاری دل کے ساتھ کہ اب ہم رمضان سے رخصت تو ہو رہے ہیں لیکن ان دنوں کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھیں گے۔ رمضان میں جو پیاری پیاری اور نیک باتیں سیکھی ہیں ان کی جگالی کرتے رہیں گے۔ رمضان میں جو عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور کبھی ہمارے قدم تیرے قرب کو پانے کے لئے رکیں گے نہیں۔ ہم نے تو تیرے پیار کے عجیب نظارے دیکھے۔ جب ہم چل کر تیرے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں تو تُو اپنے وعدے کے مطابق دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے دنیاوی رشتوں کی یادوں کو تو تازہ رکھیں اور جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے اس کی یاد کو بھلا دیں اور اس کے احسانات کو بھلا دیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیث کے حوالہ سے جمعہ کے دن آنے والی ایک گھڑی کا ذکر فرمایا وہ کیا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ ایک مسلمان جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہو جاتی ہے لیکن یہ گھڑی بہت مختصر ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث 935) یہ وقت، یہ لمحہ، یہ گھڑی، عام جمعوں میں بھی اتنی ہی ہے جتنی رمضان کے آخری جمعہ میں۔

سوال رمضان المبارک سے نکلتے ہوئے ہمیں کیا عہد اور کیا کوشش کرنی چاہئے؟ اس بارے میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تاکہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور تربیت ہوتی رہے تاکہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تاکہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں۔ اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر ہم میں سے تو ابھی بہت سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد، ہمارے گول (goal) اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ عمریں گزرنے کے باوجود بھی حاصل نہ ہو سکیں بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو لندن سے ہر ہفتے لائیو پوری دنیا میں نشر ہوتا ہے اس کے سننے کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی سہولت مہیا فرمائی ہوئی ہے۔ یورپ میں اور افریقہ کے بعض ممالک میں تو جمعہ کا وقت بھی ایک ہی ہے اس لئے جب ایک وقت ہے تو پھر خلیفۂ وقت کا خطبہ سننا چاہئے۔ یہ احسان ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر کہ اس نے اس سہولت کے ذریعہ جماعت کی اِکائی کا ایک اور سامان مہیا فرما دیا۔ جہاں وقت کا فرق ہے وہاں بھی احمدیوں کو سننا چاہئے۔ اگر لائیو (Live) نہیں تو ریکارڈنگ سن لیں اور اس طرح اس خطبہ کے تفصیلی اقتباسات لے کر خطبات دینے والوں کو یا جہاں مبلّغین، مربّیان خطبات دیتے ہیں ان کو اپنی جماعتوں میں اسی دن یا اگلے دن یا اگلے دن نہیں تو اگلے ہفتے یہ خطبہ سنانا چاہئے۔ یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جماعت میں اِکائی پیدا کرنے کا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو جو جمعہ سے خاص نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبہ کو بھی اس کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

سوال حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیات قرآنیہ کی روشنی میں جمعہ کی اہمیت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی آیات کے حوالہ سے فرمایا: یہاں خاص طور پر جمعوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جمعہ کی اذان کی آواز سنو تو اپنے سب کام اور کاروبار بند کرو اور جمعہ کے لئے آؤ۔ اور خطبہ جمعہ بھی نماز کا ہی حصہ ہے۔ اس لئے سستی نہ دکھاؤ کہ نماز شروع ہونے تک پہنچ جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے بلکہ خطبہ کے لئے پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جمعہ میں اس لئے شامل نہ ہونا کہ ہمارے دنیاوی کام متاثر ہوں گے یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ خود اپنے لئے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی کام کو پھل لگانا اور اس میں برکت ڈالنا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے اس لئے یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کام میں برکت نہیں پڑے گی اور اگر بات مانو گے تو کام میں برکت پڑے گی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احادیث کے حوالہ سے جمعہ کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت ساری احادیث کی روشنی میں جمعہ کی اہمیت بیان فرمائی ایک حدیث آپ نے یہ بھی بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ میں پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے۔

......☆......☆......☆......

قربانیوں کی عید

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

مرسلہ قریشی عبدالحکیم ، بنگلور

جسے لوگ عام طور پر عید الضّحٰی کہتے ہیں ، اس کا اصل نام عید الاَضحٰی یا عید الاضاحی ہے یعنی قربانیوں کی عید ۔ جس طرح اس عید کا غلط نام لوگوں میں مشہور ہے اسی طرح اس عید کا مقصد بھی لوگ غلط سمجھتے ہیں۔

اس عید کے متعلق حکم ہے کہ عید الفطر کی نسبت جلدی پڑھی جائے ۔ یعنی ابھی سورج نیزہ بھر اونچا ہوا ہو تو اس کی نماز شروع ہو جانی چاہئے ۔ احمد ، ترمذی ، ابن ماجہ نے بریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عید کے دن نماز اور خطبہ سے فارغ ہو کر ناشتہ تناول فرماتے تھے اور امام احمد کی روایت میں یہ امر زائد ہے کہ کھاتے بھی قربانی کے گوشت سے تھے۔

یہ عید حج کے دوسرے دن ہوتی ہے اور بہت سے مسلمان آج کل اس کی حقیقت صرف اس قدر سمجھتے ہیں کہ قربانیاں کیں اور خوب گوشت کھایا ۔ حالانکہ یہ عید اپنے اندر ایک بہت بڑا سبق رکھتی ہے اور ایک اہم تاریخی واقعہ کی یادگار ہے ۔ جسے میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

ہزار ہا سال گزرے بلکہ نہیں کہہ سکتے کہ تاریخی زمانہ سے بھی پہلے کسی وقت ایک بے برگ و گیاہ جنگل میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں اسی کے حکم سے ایک معبد بنایا گیا تھا ۔ اس کے بنانے والے کے متعلق یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ کون تھا ، لیکن یہ امر یقینی ہے کہ وہ معبد قومی اور ملی ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سب سے پہلا معبد تھا ۔ کچھ عرصہ تک لوگ اس معبد میں خدا تعالیٰ کا نام لیتے رہے ، لیکن نا معلوم کہ کیا تغیرات ہوئے کہ وہ جگہ ویران ہو گئی اور عبادت کرنے والے لوگ پراگندہ ہو گئے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کو یہ جگہ پیاری تھی ۔ پس اس نے ارادہ کیا کہ اسے پھر سے آباد کرے اور ہمیشہ کیلئے دنیا کی ہدایت کا مرکز بنائے۔

اللہ تعالیٰ کے علم سے کونسی چیز مخفی ہو سکتی ہے اس نے اس جگہ کی آبادی کیلئے ایک ایسا مصفّٰی انسان چنا جس کی اولاد نے اپنی نورانی شعاعوں سے آج تک دنیا کو روشن کر رکھا ہے ۔ یہ شخص ایک بت پرست بلکہ بت ساز گھرانے میں پیدا ہوا تھا اور عراق کے شہر اُور کسدیم کا رہنے والا تھا ۔ اس کے خاندان کے لوگوں کا گزارہ ہی بتوں کے چڑھاووں اور بت فروشی پر تھا ۔ والد بچپن میں فوت ہو گئے تھے اور چچا کی آغوش میں پلا تھا ، جس نے اس کے ہوش سنبھالتے ہی اپنے بیٹوں کے ساتھ اسے بھی بت فروشی کے کام پر لگا دیا ۔ حقیقت سے نا آشنا چچا کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس دل کو خالق کون و مکان چن چکا ہے اس میں بتوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔

پہلے ہی دن ایک امیر گاہک جو اپنی عمر کی انتہائی منزلیں طے کر رہا تھا اور تھا بھی مالدار بت خریدنے کیلئے آیا ۔ بت فروش چچا کے بیٹے خوش ہوئے کہ آج اچھی قیمت پر سودا ہوگا ۔ بوڑھے امیر نے ایک اچھا سا بت چنا اور قیمت دینے ہی لگا تھا کہ اس بچہ کی توجہ اس گاہک کی طرف ہوئی اور اس سے سوال کیا کہ میاں بوڑھے تم قبر میں پاؤں لٹکائے ہو تم اس چیز کو کیا کرو گے ۔ اس نے جواب دیا کہ گھر لے جاؤں گا اور ایک صاف اور مطہر جگہ میں رکھ کر اس کی عبادت کرونگا ۔ یہ سعید بچہ اس خیال پر اپنے جذبات کو روک نہ سکا اور پوچھا تمہاری عمر کیا ہوگی ؟ اس نے اپنی عمر بتائی اور اس بچے نے نہایت حقارت آمیز ہنسی ہنس کر کہا کہ تم اتنے بڑے ہو اور یہ بت تو ابھی چند دن ہوئے میرے چچا نے بنوایا ہے ۔ کیا تمہیں اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے شرم نہ آئے گی ؟ نہ معلوم اس بوڑھے کے دل پر توحید کی کوئی چنگاری گری یا نہ گری لیکن اس وقت اس بت کا خریدنا اس کیلئے مشکل ہو گیا اور وہ بت وہیں پھینک کر واپس چلا گیا ۔ اس طرح ایک اچھے گاہک کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر بھائی سخت ناراض ہوئے اور اپنے باپ کو اطلاع دی جس نے اس بچہ کی خوب خبر لی ۔ یہ پہلی تکلیف تھی جو اس پاکباز ہستی نے توحید کیلئے اٹھائی ۔ مگر باوجود چھوٹی عمر اور کم سنی کے زمانہ کے یہ سزا جوش توحید کو سرد کرنے کی بجائے اسے اور بھی بھڑکانے کا موجب ہوئی ۔ سزا نے فکر کا دروازہ کھولا اور فکر نے عرفان کی کھڑکیاں کھول دیں ۔ یہاں تک کہ بچپن کی طبعی سعادت جوانی کا پختہ عقیدہ بن گئی اور آخر اللہ تعالیٰ کا نور ذہنی نور پر گر کر الہامی روشنی پیدا کرنے کا موجب ہو گیا ۔ اس نوجوان کا نام ابرام تھا ۔ جو بعد میں ابراہام یا ابراہیم بن گیا۔

جب خاندان کے لوگ اس کی توحید کی تعلیمات سے تنگ آ گئے تو انہوں نے اسے مشرک حکومت کے سامنے پیش کیا اور حکومت اور امراء نے طرح طرح کے ظلم اس پر توڑے ۔ یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن کو خیر باد کہہ کر کنعان کی سرزمین میں جو اس وقت فلسطین کا حصہ ہے آ کر آباد ہونا پڑا یہاں بھی تبلیغ توحید کا سلسلہ جاری رہا لیکن ابھی تک یہ مقصد ظاہر نہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کیوں اور کس غرض سے اس دور دراز ملک میں لایا ہے۔

حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی سارہؑ بھی جو اس وقت سری کہلاتی تھی ۔ جس طرح ان کے خاوند اس وقت تک ابرام کہلاتے تھے ۔ عرصہ تک اس ملک میں رہے لیکن ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی نہ بیٹا نہ بیٹی ۔ آخر ’’سری‘‘ نے ابراہیم سے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں ہے ۔ میں چاہتی ہوں کہ اس لونڈی کو جو مصر کے بادشاہ نے ہماری خدمت کیلئے دی ہے تو اپنی بیوی بنا شاید اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں اولاد عطا فرمائے ۔ یہ نیک اور پاکباز عورت جسے ’’سری‘‘ نے لونڈی کہا درحقیقت شاہ مصر کے خاندان کی ایک لڑکی تھی اور اس نے ابراہیم کی معجزانہ طاقتوں کو دیکھ کر ان کی دعاؤں کے حصول کی غرض سے ان کی خدمت کی غرض سے اسے ساتھ کر دیا تھا اور اس کا نام ہاجرہؑ تھا ۔ ابرام نے اپنی بیوی کی اس بات کو قبول کر کے ہاجرہؑ کو اپنی زوجیت میں لے لیا اور خدا تعالیٰ نے بڑھاپے میں ابرام کو ایک لڑکا دیا ۔ جس کا نام اس نے اسماعیل رکھا ۔ یعنی خدا نے ہماری دعا سن لی ۔ اس بیٹے کی پیدائش پر خدا تعالیٰ نے ابرام کا نام ابراہام کر دیا کیونکہ اسے نسل کی فراوانی اور آسمانی برکت کا وعدہ دیا گیا تھا ۔ ابراہام کا تلفظ عربی زبان میں ابراہیم ہے اس وجہ سے عبرانی لوگ انہیں ابراہام اور عرب ابراہیم کہتے ہیں۔

’’سری‘‘ جس نے خوشی سے ابراہیمؑ کو ہاجرہ سے بیوی بنانے کا مشورہ دیا تھا ہاجرہؑ کے بچہ جننے پر کچھ دلگیر ہوئی اور اس نے ہاجرہؑ اور اس کے بچہ کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں ، ابراہیم کے دل پر قدرتاً اس کا تکلیف دہ اثر ہوا لیکن بیوی کی سابقہ خدمات اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ کچھ کہہ نہ سکے بلکہ کہا تو یہی کہ ہاجرہؑ تمہاری لونڈی ہے تم جس طرح چاہو اس سے سلوک کرو ۔ آہ ! ابراہیم کو کیا معلوم تھا کہ یہ سب سامان کسی اور ہی غرض کیلئے ہیں اور یہ سب واقعات ابراہیم کے ترکِ وطن کے سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

ان ہی ایام میں جب اسماعیل کچھ بڑے ہو گئے تھے اور اپنے والد کے ساتھ دوڑ دوڑ کر چلا کرتے تھے ۔ ابراہیم نے ایک خواب دیکھا جو یہ تھا کہ وہ اسماعیل کو خدا تعالیٰ کیلئے قربان کر رہے ہیں ۔ اس زمانہ میں انسانوں کی ہی قربانی کا عام رواج تھا اور اسے خدا تعالیٰ کے فضل کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا ابراہیم نے بھی خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ میرے اخلاص کا امتحان لیتا ہے اور جھٹ اپنے بڑھاپے کی اولاد کو قربان کرنے کو تیار ہو گئے اور بچہ سے محبت کے ساتھ پوچھا کہ تیری مرضی کیا ہے ؟ بچہ گو چھوٹا تھا ۔ مگر نور نبوت اس کی پیشانی سے چمک رہا تھا ، نیک باپ کی تربیت کی وجہ سے گو ابھی مذہب کی باریکیاں نہ سمجھ سکتا ہو لیکن اس قدر جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں ٹالنا چاہئے ۔ جھٹ پٹ بولا جس طرح چاہو ۔ اللہ کے حکم کو پورا کرو ۔ باپ نے آنکھوں پر پٹی باندھی اور بیٹے کو ذبح کرنے لگا ۔ مگر خواب کا مطلب درحقیقت کچھ اور تھا اور اس کی تعبیر کسی اور طرح ظاہر ہونے والی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے پھر الہام کیا کہ بس اب جانے دے ۔ ہم تو اس بچہ کی نسل کے ذریعہ سے انسانوں کو زندہ کرنے والے ہیں ۔ تو اسے مارتا ہے ۔ تیرا اخلاص ثابت ہو گیا ۔ اب اس وقت اس کے بدلہ میں تو صرف ایک بکرا ذبح کر دے۔

کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے ’’سری‘‘ کو بھی ایک بیٹا دیا اور اس کا نام اسحٰقؑ رکھا گیا ۔ جس کے معنے ہیں کہ خدا نے اس کے ذریعہ سے ابراہیم کے خاندان کو ہنسایا ۔ اسحٰق کی پیدائش پر ’’سری‘‘ کا نام ’’سرہ‘‘ رکھا گیا ۔ جسے عربی تلفظ میں سارہؑ کہتے ہیں اور ’’ہا‘‘ اس لئے بڑھائی گئی کہ عبرانی میں یہ ترقی اور برکت کی علامت ہے۔

اسحٰق کی پیدائش کا یہ اثر ہوا کہ سارہؑ ، ہاجرہؑ اور اسمٰعیل سے اور زیادہ رنجیدہ رہنے لگیں اور آخر وہ وقت بھی آ گیا کہ خدا تعالیٰ اس غرض کو پورا کرے جس کے لئے ابراہیم کو کسدی نامی قوم کے اُور سے نکال کر فلسطین میں لایا گیا تھا اور اس قربانی کا مطالبہ کرے جس کی خبر ابراہیم کو پہلے رویا میں دی گئی تھی ۔ پس اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو حکم دیا کہ اپنی بیوی ہاجرہ اور اس کے معصوم بچے اسماعیل کو دور جنگل میں فلاں مقام پر جا کر چھوڑ آؤ ۔ اب ابراہیم کو معلوم ہوا کہ اس خواب کی تعبیر کیا تھی ۔ جو انہوں نے اسماعیل کو ذبح کرنے کے متعلق دیکھی تھی اور وہ اپنی بیوی اور ایک بچہ کو ایک بے آب و گیاہ بیابان میں چھوڑ آنے کیلئے تیار ہو گئے جہاں انہیں چھوڑ کر آنا ظاہری حالات میں قتل کرنے کے مترادف تھا ۔ جب اس جگہ پہنچے تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ۔ نہ کوئی عمارت تھی ۔ نہ آبادی اور نہ پانی ۔ نہ کھانے کا کوئی سامان اور پھر لطف یہ کہ سو سو میل تک بھی آبادی کا نام و نشان نہ تھا ۔ مگر اللہ تعالیٰ کا حکم تھا ۔ پس انہیں یقین تھا کہ اس میں سب بہتری ہے اور سمجھتے تھے کہ وہ جو خواب میں نے دیکھا تھا کہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہوں وہ درحقیقت یہی قربانی تھی ۔ اس طرح ایسے غیر آباد میدان میں جس میں کھانے کو سبزہ تک اور پینے کو کھاری پانی تک نہ تھا ، بچہ کو چھوڑ کر جانا اسے اپنے ہاتھوں قتل کرنا نہیں تو اور کیا ہے مگر اب وہ حکمت بھی ان پر ظاہر ہو گئی ۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا بچہ یہاں چھوڑ کر جانے کا حکم دیا تھا اور وہ حکمت اس قدیم معبد کی آبادی تھی جسے خدا تعالیٰ اسماعیل اور ان کی اولاد کے ذریعہ دنیا کے فائدہ کیلئے دوبارہ آباد کرنا چاہتا تھا۔

آخر جدائی کا وقت آ گیا ۔ ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلہ کھجوروں کا پاس رکھ کر حضرت ابراہیم اپنی بیوی اور بچہ کو یقینی موت کے سپرد کر کے واپس چلے مگر بشریت کے تقاضے کے ماتحت کچھ ایسے آثار ظاہر ہوئے کہ گو ہاجرہؑ اس تجویز سے بالکل غافل تھی ۔ ان کے دل میں شک پیدا ہو گیا اور وہ اپنے خاوند کے پیچھے روانہ ہوئیں اور پاس پہنچ کر پوچھا ۔ ابراہیمؑ ! ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جس میں نہ کوئی آدمی ہے نہ کوئی اور چیز کہاں جا رہے ہو ؟ جذبات غم کی شدت کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہ دیا اور ہاجرہؑ بار بار اس فقرہ کو دہراتی رہیں ، آخر تنگ آ کر ہاجرہؑ نے کہا ۔ کیا

اللہ نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ اس پر ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت ہاجرہؓ آخر ابراہیمؑ کی بیوی اور اسماعیلؑ کی والدہ تھیں۔ اس جواب کے بعد کب شکایت کرسکتی تھیں۔ جرأت اور دلیری سے جواب دیا تب بیشک آپؑ چلے جائیں۔ جب خدا نے حکم دیا ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ یہ کہکر واپس لوٹ آئیں اور بچہ کو بہلانے میں مشغول ہو گئیں۔ ابراہیم جب نظروں سے اوجھل ہوئے۔ تو بیوی اور بچہ کی محبت اور اس بیابان میں چھوڑ کر جانے کے خیال نے دلی جذبات کو ابھار دیا۔ دل بھر آیا بیوی بچہ چونکہ دیکھ نہیں رہے تھے۔ اب دلی جذبات کے اظہار میں کوئی حرج نہ تھا قدیم معبد کے گرے ہوئے آثار کی طرف منہ کیا اور جذبات سے معمور دل کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

”اے ہمارے رب میں نے تیرے حکم کے ماتحت اپنی اولاد میں سے ایک کو ایسی وادی میں جس میں کھانا ملنا تو الگ رہا۔ سبزہ تک پیدا ہونا ناممکن ہے۔ تیرے مقدس معبد کے پاس چھوڑا ہے۔ اے میرے رب تا کہ وہ نماز کو قائم کریں۔ پس اے خدا لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں اور تازہ بتازہ پھل ان کیلئے مہیا کردے تا کہ (یہ تیری قدرت کا مشاہدہ کرکے) تیرے فضل پر شکر کریں۔ اے میرے رب تو اسے بھی جانتا ہے جسے ہم چھپاتے ہیں اور اسے بھی جسے ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ سے آسمان اور زمین کی کونسی بات پوشیدہ ہوسکتی ہے۔“

یہ دعا کر کے متیقن دل کے ساتھ ابراہیمؑ تو گھر کی طرف روانہ ہوئے اور ہاجرہؓ اور اسماعیلؑ اس بیابان میں اکیلے رہ گئے۔

مشکیزہ بھر پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی کب تک ساتھ دیتے آخر یہ چیزیں ختم ہوگئیں اور بھوک پیاس نے ان غریب الوطنوں کو ستانا شروع کیا۔ ماں میں قوت برداشت زیادہ تھی۔ مگر بچہ جلد نڈھال ہو گیا اور اس کی تکلیف دیکھنے کی برداشت نہ پاکر ماں اِدھر اُدھر دوڑنے لگیں کہ شاید کہیں سے غذا ملے یا پانی دستیاب ہو۔ پاس کوئی آبادی تو تھی نہیں۔ ساری اُمید اسی پر تھی کہ کوئی بھولا بھٹکا قافلہ نظر آجائے تو اس سے مدد ملے۔ پاس ہی دو خشک پہاڑیاں تھیں۔ دوڑ کر پہلے ایک پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ پھر دوسری پر چڑھ کر دیکھا۔ کچھ نظر نہ آیا۔ پھر پہلی پہاڑی پر چڑھ گئیں اور اس کے بعد دوسری پر۔ اسی طرح سات مرتبہ عمل کیا تھا کہ الہام ہوا کہ جا تیری قربانی قبول ہوئی اور خدا تعالیٰ نے تیری فریاد سُن لی۔ زمزم کا چشمہ جس کا دہانہ بند تھا تیرے لئے اور تیرے بیٹے کیلئے رواں کردیا۔ واپس آئیں تو دیکھا کہ واقعی چشمہ رواں ہے۔ بچہ کو پانی پلایا اور خود پیا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان اور بھی تازہ ہوگیا۔

پانی کا تو یوں انتظام ہوا کھانے کا خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کردیا کہ قبیلہ جرہم کا ایک قافلہ راستہ بھول کر وہاں پہنچا چونکہ پانی ان کے پاس ختم ہو چکا تھا اور ہمیشہ اس راستہ پر پانی کی تکلیف ہوتی تھی۔ ان سے اجازت لے کر ایک مستقل پڑاؤ اپنا اس جگہ پر انہوں نے بنالیا اور اپنے آپ کو اسماعیلؑ کی رعایا قرار دیا اور اس طرح اس شہر کی بنیاد پڑی جو مکہ کے نام سے مشہور ہے۔ (زاداللہ شرفہا)

جب اسماعیل نوجوان ہوئے تو اللہ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اب جا اور اس مقصد کو پورا کر کہ جس کیلئے اسماعیلؑ کو اس بے آب وگیاہ وادی میں رکھا گیا۔ یعنی ہمارے قدیم معبد کو پھر نئے سرے سے بنا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ پھر اس جگہ آئے اور حضرت اسماعیل کے ساتھ مل کر اس گھر کو پھر سے تعمیر کیا جو بیت اللہ کہلاتا ہے اور اس طرح اسماعیلؑ کی قربانی سے دنیا کی زندگی کی بنیاد پڑی۔

عید الاضحیٰ اس واقعہ کی یادگار ہے یعنی اس بکرے کی قربانی کے بدلہ میں نہیں جو اسماعیلؑ کے بدلے حضرت ابراہیمؑ نے ذبح کیا۔ بلکہ خود اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں جو بیت اللہ کو آباد رکھنے کیلئے کی گئی اور اس میں کیا شک ہے کہ ابراہیمؑ کا اسماعیل کو بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ آنا اپنے ہاتھوں قتل کرنے کے مترادف تھا۔ بلکہ حقیقتاً اس سے بھی زیادہ کیونکہ قتل کرنے سے ایک منٹ میں جان نکل جاتی ہے اور اس طرح اگر خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو انہوں نے سسک سسک کر جان دی ہوتی۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسماعیلؑ کے قتل کرنے کی رؤیا محض امتحان کیلئے تھی۔ کوئی حقیقت اس کے پیچھے پوشیدہ نہ تھی۔ جب ابراہیمؑ اس کیلئے تیار ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کردیا۔ حالانکہ یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم دیگا جو اپنی ذات میں برا تھا اور جسے یعنی انسانی قربانی کو وہ روکنا چاہتا تھا عقل اور اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رؤیا کی تعبیر یہی تھی کہ ایک دن حضرت ابراہیمؑ اسماعیلؑ کو خدا تعالیٰ کے حکم سے ایسی جگہ اور ایسے حالات میں چھوڑ کر آئیں گے جہاں ظاہری حالات کے مطابق ان کی موت یقینی ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول کر کے انکی زندگی کے سامان پیدا کردیگا اور انکے ذریعہ سے اس قدیم معبد کو جسے اللہ دنیا کا آخری معبد بنانا چاہتا تھا آباد کرائے گا۔

اس رؤیا اور اس کی تعبیر سے اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ سبق بھی دینا چاہتا تھا کہ قربانی وہ نہیں جس میں انسان خود ہلاک ہو جائے جیسا کہ دوسری قوموں میں رواج تھا کہ خود مرجاتے یا اپنے عزیزوں کو ذبح کردیتے تھے۔ بلکہ قربانی یہ ہے کہ انسان اس غرض سے اس طرح تکلیف اٹھائے کہ اس کا فائدہ دنیا کو پہنچے۔ خدا تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ لوگ مریں بلکہ اسے یہ پسند ہے کہ لوگ زندہ ہوں۔ وہی قربانی اس کی نظروں میں مقبول ہوسکتی ہے جو بنی نوع انسان کی زندگی کا موجب ہو۔ اسی اصل کو ہم بکرا ذبح کر کے عید الاضحیٰ میں تازہ کرتے ہیں۔ حج ابراہیم کی اس دعا کو پورا کرنے کا نشان ہے کہ ”اے ہمارے رب لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں اور ان کیلئے تازہ بتازہ پھل مہیا کر۔“

حج کے دن اس بے آب وگیاہ وادی میں دنیا بھر کے لوگ جاتے ہیں اور دنیا بھر کی نعمتیں جمع ہوتی ہیں۔ دوسرے سب دنیا اس خوشی میں کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی قربانی کو اللہ نے کامل طور پر قبول کیا کہ آج تک انکا بدلہ انکی اولاد کو مل رہا ہے اور آج تک اس قربانی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا گھر آباد ہے۔ قربانی کرتی ہے اور اس طرح گویا اسماعیلؑ کے مقصد کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرتی ہے اور اس سے اپنے اتفاق کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سب کچھ ہے لیکن کیا مسلمان آج کل بھی عید اسی قسم کے جذبات کے ساتھ مناتے ہیں، کیا یہ دن ہمارے دلوں میں عظیم الشان قربانیوں کی یاد تازہ کر کے جاتا ہے یا عیاشی کے سمندر میں ایک اور غوطہ کا موجب بنتا ہے؟

(بحوالہ الفرقان، اپریل 1959)

......☆......☆......☆......

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

10 Years
Quality Service
2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
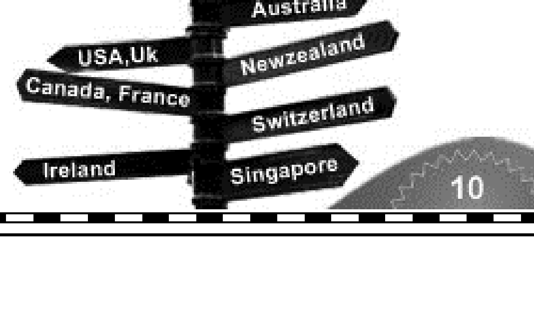

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج ایک مرتبہ پھر آپ کو وقف نَو اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ان اجتماعات کے انعقاد کا مقصد آپ میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ آپ واقف نَو ہیں اور آپ کو یہ موقع دینا مقصود ہے کہ آپ دوسرے احمدی نَو جوانوں کی نسبت زیادہ جماعتی علم حاصل کریں اور پھر اُن تعلیمات پر دوسروں سے زیادہ عمل کریں

آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے ایک عہد کیا تھا کہ آپ جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں آپ میں سے ایک بڑی تعداد نے اَب اس عمر کو پہنچ کر اپنے اس عہد کی تجدید اور اس کا اعادہ کرلیا ہے۔اس لئے مجھے آپ سے یہ امید اور توقع ہے کہ آپ سب جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس عہد کو عمر بھر اپنے آخری دم تک نبھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گے

ایک واقف نَو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی تمام استعدادیں، قابلیتیں، حرفت اور ہنر اپنے دین کی خدمت کیلئے استعمال میں لائے

ایک اور بہت بڑی ذمہ داری آپ پر یہ عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے

آپ کو روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے
آپ کو صرف قرآن کریم کی عربی عبارت ہی نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے
تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہی حاصل کریں اور پھر اپنی زندگیاں انہیں احکامات کی روشنی میں ڈھال کر بسر کرسکیں
قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہئے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بھی مطالعہ کریں

آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اصولوں اور احکامات کی روشنی میں ہمیشہ مسلسل استغفار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔آپ کو ہمیشہ اپنے ذہن اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا ہے۔آپ معاشرے کے دباؤ میں آکر اس سے متاثر ہونے والے نہ ہوں بلکہ آپ اس معاشرے کو جس میں آپ رہتے ہیں متاثر کرنے والے ہوں۔بغیر کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کے آپ دوسروں تک اسلام کی خوبصورت تعلیمات پہنچائیں۔اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ وقف نَو کی حیثیت سے ایک عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہوں گے

اس زمانہ میں اسلام کی بدنامی کی وجوہات کا تذکرہ اور اسلام کی شان وشوکت قائم کرنے کے اصول کا نہایت لطیف بیان
جماعت احمدیہ کے عقائد کا مختصر بیان، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افراد جماعت سے توقعات کی روشنی میں واقفین نَو کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ

خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل واحسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے۔اور وہ ایم ٹی اے ہے۔اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہرممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔نشرواشاعت کے جدید ذرائع سے وابستہ ہونے اور انہیں صحیح طریق پر استعمال کرنے کی تلقین

جماعت احمدیہ یوکے کے نیشنل وقف نو اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں نصائح پر مشتمل اختتامی خطاب کا اردو مفہوم فرمودہ یکم مارچ 2015ء بروز اتوار بمقام طاہر ہال، بیت الفتوح، مورڈن

(اردو ترجمہ: فاروق محمود، راحیل)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج ایک مرتبہ پھر آپ کو وقف نَو اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ان اجتماعات کے انعقاد کا مقصد آپ میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ آپ واقف نَو ہیں۔اور آپ کو یہ موقع دینا مقصود ہے کہ آپ دوسرے احمدی نَو جوانوں کی نسبت زیادہ جماعتی علم حاصل کریں اور پھر اُن تعلیمات پر دوسروں سے زیادہ عمل کریں۔اس لئے آپ اجتماع میں شمولیت کو ایک معمولی بات نہ سمجھیں بلکہ آپ کو بخوبی سمجھنا چاہئے کہ اس کی انتہائی اہمیت ہے۔آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والدین نے آپ کی طرف سے ایک عہد کیا تھا کہ آپ جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔آپ میں سے ایک بڑی تعداد نے اَب اس عمر کو پہنچ کر اپنے اس عہد کی تجدید اور اس کا اعادہ کرلیا ہے۔اس لئے مجھے آپ سے یہ امید اور توقع ہے کہ آپ سب جو آج یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اس عہد کو عمر بھر اپنے آخری دم تک نبھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج مَیں آپ سے کچھ اہم باتیں کروں گا۔سب سے پہلی انتہائی اہم بات یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کیا توقع کی ہے؟ ہر احمدی اور خاص طور پر ہر واقف نَو بیعت کرتے وقت اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو تمام دنیوی معاملات پر مقدّم رکھے گا۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات اور تعلیمات کو ہمیشہ دنیا کی ہر چیز پر فوقیت دے۔اس لئے ایک واقف نَو کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی تمام استعدادیں، قابلیتیں، حرفت اور ہنر اپنے دین کی خدمت کے لئے استعمال میں لائے۔ایک شخص اپنے دینی فرائض کی سرانجام دہی کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت کے موافق دنیاوی کاموں کو وقت اور توجہ دے سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عین ممکن ہے کہ آپ میں سے کئی واقفین نو سے باقاعدہ طور پر جماعتی خدمات نہ لی جائیں۔یا یوں کہنا چاہئے کہ فی الحال جماعت کو آپ کی باقاعدہ خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔واقفین نَو میں سے ایک بہت معمولی تعداد ایسی ہے جن کا جماعت باقاعدہ خدمت کیلئے انتخاب کرتی ہے۔لیکن آپ میں سے وہ جنہیں دنیاوی نوکریاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے اُن کو ہمیشہ یہ بات اپنے مدّنظر رکھنی چاہئے کہ جب کبھی بھی آپ کو دین کی خدمت کیلئے بلایا جائے گا چاہے وہ رضا کارانہ طور پر ہو یا باقاعدہ کارکن کے طور پر ہو آپ کو فوراً بغیر کسی عذر کے اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کردینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور بہت بڑی ذمہ داری آپ پر یہ عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔اس لئے قدرتی طور پر آپ میں سے وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کرنے کا عہد کیا ہے انہیں لازمًا اپنی نمازوں کی حفاظت کا انتہائی اعلیٰ معیار اور نمونہ قائم کرنا ہے۔اسلام کی تعلیمات کے مطابق مَردوں کے لئے اپنی نماز کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ پانچوں نمازیں مقررہ اوقات میں ادا کی جائیں اور نمازیں باجماعت ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ارشاد فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا بھی ایک حقیقی مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔لیکن میں نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ بعض واقفین نَو بھی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔اس لئے آپ کو روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔آپ کو صرف قرآن کریم کی عربی عبارت ہی نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آگاہی حاصل کریں اور پھر اپنی زندگیاں انہیں احکامات کی روشنی میں ڈھال کر بسر کرسکیں۔جب آپ اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں ڈھالتے ہیں تو کئی ظاہری برائیاں جو آپ میں موجود ہیں دُور ہوجاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں مغرب میں رہتے ہوئے آپ بعض اوقات بُری اور غیر اخلاقی عادتوں کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور اس معاشرے کی برائیوں کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔اس لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اصولوں اور احکامات کی روشنی میں ہمیشہ مسلسل استغفار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔آپ نے ہمیشہ اپنے ذہن اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھنا ہے۔آپ معاشرے کے دباؤ میں آکر اس سے متاثر ہونے والے نہ ہوں بلکہ

آپ اُس معاشرے کو جس میں آپ رہتے ہیں متأثر کرنے والے ہوں۔ بغیر کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کے آپ دوسروں تک اسلام کی خوبصورت تعلیمات پہنچائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ واقف نَو کی حیثیت سے ایک عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہوں گے۔ اب کئی ہزار واقفین نَو ہیں اس لئے اگر ہر واقف نَو اپنے دائرے میں اور اپنے ماحول میں اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرے کہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچائے تو اس طرح اسلام کی حقیقی تعلیمات جماعت احمدیہ کے ذریعہ معاشرے کے ایک اچھے خاصے بڑے طبقے تک پہنچ سکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس زمانہ میں اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے اور یہ بعض لوگوں کے تشدّد پسندانہ رویے کو اختیار کرنے کے بعد شدّت پسند گروہوں اور تنظیموں میں شامل ہونے سے ہو رہا ہے۔ یہ تنظیمیں شدّت پسندی کی تعلیم دیتی ہیں اور شدّت پسندی کے کاموں میں بھی ملوث ہیں۔ سینکڑوں ایسے نَو جوان ہیں جو برطانیہ کو چھوڑ کر عراق اور شام چلے گئے ہیں اور نام نہاد اسلامی تنظیم ISIS میں یا IS میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ نَو جوان جنہیں دھوکے سے اس جال میں پھنسایا گیا ہے وہ اس دغا میں آ کر بڑے پُر جوش ہو کر یقین رکھتے ہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کرنے جا رہے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے اس عمل کا اسلام سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم شاید نوجوانوں کو اس بات کے اصل ملزم نہیں ٹھہرا سکتے اگر اس بات کو مدّنظر رکھا جائے کہ انہیں اسلام کی غلط تصویر پیش کی گئی ہے اور اسلام کی صریحًا غلط تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نوجوان اِن غلط عقائد کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر بد قسمتی سے ان پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ مسلمہ کے نوجوان اور خاص طور پر واقفین نَو نوجوانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچپن سے ہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سیکھیں اور ان کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سکھائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کی حقیقی تعلیمات کو صرف قرآن کریم سے ہی لیا جا سکتا ہے اور قرآن کریم ہی اُن کو دریافت کرنے کا منبع ہے۔ اس لئے ہم پر اللہ تعالیٰ کا انتہائی فضل و احسان ہے کہ ہمیں اس دَور میں امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی سعادت ملی۔ آپؑ نے اسلام اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات ہم پر آشکار کیں۔ دوسری طرف اِن ممالک میں ایسے نَو جوان ہیں جو اسلام کے غلطی خوردہ عقائد پر اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ظالمانہ اور بہیمانہ عمل سرانجام دے رہے ہیں۔ احمدی نوجوان اور خاص طور پر واقفین نَو کو اس بات کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ وہ دینی علم حاصل کریں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، خواہ آپ سکول میں ہوں، کالج میں ہوں، یونیورسٹی میں ہوں یا کسی کمپنی میں ملازمت کر رہے ہوں آپ کو چاہئے کہ دنیا کو اس علم سے یعنی اسلام کی حقیقی تعلیمات کی تشہیر کے ذریعہ سے منور کریں۔ واقفین نَو کو چاہئے کہ اپنے ایمان کو پختہ کریں اور یہ اس وقت ہی ممکن ہو گا جب آپ دین کی حقیقی تعلیمات پڑھیں گے۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہئے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ اگر آپ کو اردو پڑھنی نہیں آتی تو آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان کتب کا مطالعہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے جن کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ آپ کو دین کا حقیقی فہم اور ادراک یا حقیقی علم اِنہیں کتب کے ذریعہ نصیب ہوگا۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ: ’’جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

گو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی یہ توقع عمومی طور پر ہر فرد جماعت سے ہے لیکن ایک واقف نَو نے تو اپنی تمام زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس لئے ایک واقف نَو کو تو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں اُس میں کسی قسم کی عملی یا اعتقادی کمزوری نظر نہ آئے جس کے نتیجہ میں دوسرے احمدی یا غیر احمدی بھی بے ثبات ہو جائیں، ٹھوکر کھا جائیں یا گمراہ ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں انتہائی مضبوط اور غیر متزلزل اعتقاد ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں یعنی تمام نبیوں کی مہر ہیں۔ آپ کو اس بات پر مکمل یقین ہونا چاہئے کہ قرآن کریم ہی آخری شرعی کتاب ہے۔ آپ کا اس بات پر کامل اعتقاد اور کامل ایمان ہونا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مبعوث کیا ہے۔ آپ کا اس بات پر بھی کامل ایمان اور یقین ہونا چاہئے کہ آپؑ ہی وہ مسیح و مہدی ہیں جن کے اس دور میں ظہور کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور آپؑ کا منصب اور آپ کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بطور نبی کا ہے۔ لیکن آپ اُمّتی نبی اور غیر شرعی نبی ہیں۔ یعنی آپؑ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کیلئے آئے تھے۔ آپ کا اس بات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس دَور میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور میں تکمیل اشاعت اسلام کے ذرائع اور وسائل پیدا کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین مکمل ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کی مہر تھے۔ لیکن اسلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے وسائل اور ذرائع ابھی ظہور میں نہیں آئے تھے۔ مثلاً میڈیا یا اَور دوسرے ذرائع جن سے پیغام کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور میں ایسے ذرائع اور وسائل مہیا ہو گئے ہیں جیسا کہ میڈیا، ٹیلی ویژن، پریس وغیرہ جن سے اسلام کے پیغام کی دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک تشہیر ممکن ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے ساتھ آج جماعت احمدیہ کو بھی یہ ذرائع عطا فرمائے ہیں تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلایا جا سکے۔ اس لئے ہر فرد جماعت کا یہ فرض ہے چاہے وہ دنیا کے کسی خطہ کا باشندہ ہو کہ وہ ان جدید وسائل کا بھرپور اور صحیح طریق پر استعمال کرے۔ افراد جماعت کو چاہئے کہ وہ پوری کوشش کریں کہ اسلام کا پیغام ہر سمت میں اور دنیا کے ہر خطہ میں پہنچ جائے۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے بھی وارث ٹھہریں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس دَور میں جماعت احمدیہ کے ساتھ منسوب کر دیئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے علاوہ آپ میں یہ کامل اور غیر متزلزل اور ہر شک و شبہ سے پاک یقین ہونا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سچی اور حقیقی خلافت کا نظام قائم کیا جا چکا ہے جس کی کامل اطاعت اور پیروی آپ پر فرض ہے۔ خلافت کی اطاعت اور خلیفۂ وقت کی ہدایات کی تعمیل کا ایک بہت اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم فضل و احسان کی صورت میں قائم کیا ہوا ذریعہ ہے۔ اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس لئے آپ جہاں کہیں ہوں آپ کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ میرا ہر خطبہ ضرور سنیں خواہ وہ کسی بھی ذریعہ سے ہو۔ چاہے وہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہو، Laptop کے ذریعہ ہو یا آپ کے موبائل فون کے ذریعہ ہو۔ اِس دَور میں کوئی بھی یہ جائز عذر نہیں کر سکتا کہ وہ پیغام یا تعلیمات کو موصول کرنے سے قاصر رہا ہے۔ نشر و اشاعت کے جدید وسائل کی بدولت اب ہر چیز تک رسائی بآسانی اور فورًا ایک بٹن کے دبانے سے ممکن ہو چکی ہے۔ اس لئے جہاں تک میرے خطبات کا تعلق ہے ان تک بھی آپ کی رسائی اور دسترس مختلف ذرائع سے ہو سکتی ہے۔ آپ میرے خطبات ایم ٹی اے پر سن سکتے ہیں یا اس کے علاوہ آپ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور ایم ٹی اے کی on demand سروس کے ذریعہ بھی میرے خطبات کو سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے کئی دوسرے پروگرامز بھی آپ کے لئے دیکھنا بہت ضروری ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعہ آپ کا دینی علم بڑھے گا اور اس طرح آپ کا خلافت سے بھی تعلق پختہ اور مضبوط ہوگا۔ اپنے دینی علم کو بڑھانے کا ایک اور ذریعہ alislam ویب سائٹ بھی ہے جہاں وسیع پیمانے پر علمی مواد میسر ہے۔ آپ میں سے جو پختہ عمر کو پہنچ گئے ہیں انہیں جہاں تک بھی ممکن ہو اپنے آپ کو ان تمام مختلف وسائل اور ذرائع سے جوڑ دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسا کرتے ہوئے جہاں آپ اپنے علم کو بڑھا رہے ہوں گے وہاں آپ کو چاہئے کہ اِن ذرائع کو خلافت کے ساتھ بھی اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کیلئے استعمال میں لائیں۔ اور اپنی اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ آپ دین کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم رکھیں گے۔ اس دَور میں بیشمار ایسے پروگرام ہیں جو ٹی وی، ویب سائٹس اور انٹرنیٹ وغیرہ پر دستیاب ہیں جو ایک انسان کی توجہ مسلسل اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ان کا استعمال ایک لامتناہی کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ ہمیں پہلے اپنے دنیاوی کاموں کو مکمل کرنا ہے اور پھر ٹی وی پر یا streaming کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھیں گے تو آپ کو کبھی ایم ٹی اے دیکھنے کا وقت نہیں ملے گا۔ یہ وسائل اور ذرائع آپ کے علم کو بڑھانے میں فائدہ مند ثابت ہوں گے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کیلئے آپ کو بہر حال اپنے دین کو مقدم رکھنا ہوگا۔ اور اپنی دنیوی مصروفیات اور پروگراموں پر دین کو ترجیح دینی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے نوجوانوں کو ایک ماٹو (motto) دیا تھا اور وہ یہ تھا ’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی‘۔ ہر احمدی خادم کو چاہئے کہ اس ماٹو کو ہمیشہ اور ہر وقت اپنے سامنے رکھے لیکن ایک واقف نَو نوجوان کو تو خاص طور پر اس ماٹو کی طرف دوسروں کی نسبت زیادہ توجہ دینی چاہئے کیونکہ آپ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ سو خواہ آپ جماعت کے ایک کُل وقتی کام کرنے والے کارکن ہیں یا نہیں آپ بطور واقف نَو بہر

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

حال اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ آپ اپنے نفس کی اصلاح کا معیار اس حد تک بڑھائیں کہ ہر ایک اس بات کو محسوس کرے کہ آپ کا اصلاح نفس کا معیار اور آپ کا ہر عمل جماعت اور آپ کی قوم کی ترقی کا ذریعہ بننے والا ہے۔ یہ اصلاح اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ جب آپ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھیں گے، اپنے اعتقاد، اپنے ایمان کو مضبوط کریں گے، اپنے ہر عمل کو ان تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں گے اور اپنی زندگی اسلام ہی کی تعلیمات کی روشنی میں بسر کریں گے۔ ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ غیر احمدی مسلمان نَو جوان جو اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اس دنیا کی اصلاح کے لئے ایک اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت ہے اور اس کے لئے جہادی تنظیموں میں شامل ہو کر اپنے آپ کو قربان کر دینے کی ضرورت ہے یہ ہرگز دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے اور نہ ہی اپنے نفس کی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ یہ نوجوان اسلام کی شان و شوکت اور اعلیٰ مقام کو دنیا میں قائم کرنے میں بھی ناکام رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی عزت اور نیک نامی قائم کرنے کے لئے صرف ایک ہی اصول کامیاب اور فائدہ مند ثابت ہوگا یعنی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں امام وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی رہنمائی کی۔ آپؑ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ انسان کو دو حقوق بہر حال ادا کرنے ہیں۔ حقوق میں سے پہلی قسم جس کی تمام شرائط کے ساتھ ادائیگی لازمی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ حقوق کی دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے تمام حقوق ادا کرنا ہے۔ اور اسے اپنی تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ادا کرنا ہے۔ اس لئے آج مَیں واقفین نَو سے کہوں گا کیونکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ ان دونوں حقوق کو اچھی طرح سے سمجھیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور اسے سمجھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو سمجھیں اور خلافت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ اگر آپ ان تمام باتوں پر عمل کریں گے تو پھر آپ حقیقی معنوں میں بہترین واقف نَو کہلانے کے لائق ہوں گے۔ پھر آپ دنیا میں جہاں کہیں ہوں گے یا جس کسی ادارے میں کام کر رہے ہوں گے آپ حقیقی واقف نَو کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات دوسروں کو دکھا رہے ہوں گے۔ اس طرح پر آپ اپنی جماعت اور افراد جماعت کے حقوق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور آپ اپنے وقف کی ذمہ داری کو بھی نبھانے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ وقف نَو بچے جو سکولوں کی چھوٹی جماعتوں میں پڑھ رہے ہیں انہیں بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے۔ بچپن کے اس دَور میں جو دس سال سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے نماز کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے۔ آپ اس عمر میں جو کچھ بھی سیکھتے ہیں وہ زندگی بھر آپ کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ آپ یہ مت سمجھیں کہ دس سال کی عمر بچپن کی عمر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز اس عمر میں فرض ہے۔ نماز اُس عمر میں فرض ہوتی ہے جب آپ اپنی ہوش کی عمر کو پہنچتے ہیں۔ اس لئے یہ عمر صرف کھیلنے کی عمر نہیں ہے بلکہ آپ اس عمر میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو استوار کرنے کا آغاز کرتے ہیں اور جماعت سے اپنے تعلق کو مستحکم کرتے ہیں اور اپنا خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق مضبوط کرتے ہیں۔ اس لئے ان باتوں کی طرف بچپن ہی سے خاص توجہ دیں۔ اگر آپ اِن تمام باتوں پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں بھی ترقی کرنے والے ہوں گے کیونکہ جب آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل آپ پر نازل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو چاہئے کہ اپنے والدین کی طرف سے کی گئی نصائح پر عمل کریں۔ خاص طور پر اُن نصائح پر عمل کریں جو آپ کو اپنے دین سے مزید تعلق بڑھانے کا باعث ہوں۔ اپنے والدین کا کہا ماننے میں بہترین نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کی آئندہ زندگی بھی سنور جائے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ محض وقف نَو سکیم کا ممبر ہونا ہی آپ کیلئے غیر معمولی اعزاز کی وجہ نہیں ہے۔ ایک واقف نَو کو چاہئے کہ اپنے اندر انتہائی عاجزی پیدا کرے اور کبھی بھی اپنے بھائیوں، بہنوں یا افراد جماعت کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے بلکہ ہر ایک سے انتہائی عزت و احترام کے ساتھ ملے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وقف نَو کی تحریک میں شامل کیا ہے۔ دوسروں کی نسبت آپ کو اپنے والدین اور اپنے بہن بھائیوں کی زیادہ خدمت کرنی چاہئے۔ آپ کو یہ کوشش کرنی ہے کہ اسی نہج پر اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ جب آپ اپنے سکول سے واپس لوٹتے ہیں تو فوراً ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھنے سے گریز کریں۔ آپ کو چاہئے کہ جسمانی کھیل کود کے لئے، سکول کے ہوم ورک کے لئے اور مزید مطالعہ کیلئے کچھ وقت مختص کریں۔ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ ان باتوں پر عمل کریں گے تو جوں جوں آپ کی عمر بڑھے گی آپ کی زندگیاں بہتر سے بہتر ہوتی رہیں گی۔ اور آپ کی زندگیاں دوسروں کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ خدا کرے کہ آپ سب ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22رجولائی 2016)

......☆......☆......☆......

بقیہ خطبہ نکاح از صفحہ 6

تربیت کیلئے بھی اور اپنے گھروں کے امن کیلئے بھی ضروری ہے کہ والدین بھی اور ان کے بچے بھی جن کے رشتے قائم ہو رہے ہیں، میاں بیوی بھی اور خاندان بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

اللہ کرے کہ قائم ہونے والے یہ رشتے ان باتوں کو مدنظر رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ ان راہوں پہ چلیں جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے۔ اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ عائشہ احمد واقفہ نو ہیں جو فیاض احمد صاحب کی بیٹی ہیں ان کا نکاح عزیزم عیون احمد بشارت (یہ بھی واقف نو ہیں) ابن بشارت احمد صاحب کینیڈا کے ساتھ دس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ بٹ (یہ بھی واقفہ نو ہیں) بنت مکرم شکیل احمد بٹ صاحب کا ہے جو عزیزم سمیع اللہ (واقف نو) ابن مکرم برکت اللہ صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح ثنا احمد بنت مکرم نسیم احمد صاحب نارتھ ہیمپٹن کا ہے جو محمد ہاشم احمد (واقف نو) ابن مکرم شیخ عبدالوحید صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دولہے کو مخاطب کر کے فرمایا: ہاشم نام ہے آپ کا؟ دولہے نے عرض کیا کہ ہشام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہشام ہے ناں؟ ہاشم کے نام پر آپ نے بھی منظور کر دیا۔ انہوں نے بھی منظور کر دیا۔ ہشام نام ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

The next Nikah is of Asifa Nadia Bhunnoo, daughter of Mr Nasir Ahmad bin Yadullah Bhunnoo Sahib of London. This has been settled with Mr Thierry Ata Ul Haqq Ponou sahib at a Haq mehr of 10,000Pounds.

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 جولائی 2016 بروز منگل صبح 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نصیرہ داؤد صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبدالغفور داؤد صاحب، تھارٹن ہیتھ، یوکے)

9 جولائی 2016 کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق نیروبی (کینیا) سے تھا۔ آپ مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب کی پوتی اور مکرم محمد یعقوب صاحب کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کی خدمت خلق ٹیم کی ممبر تھیں۔ آپ برٹش پارٹ فاؤنڈیشن میں کام کرتی رہیں۔ آپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک چیریٹی کیلئے فنڈ ریزنگ کر کے کینیا میں ایک یتیم خانہ کو سپانسر کرنے کے علاوہ ایک مسجد کیلئے رقم اکٹھی کی۔ نیز دور دراز علاقوں میں پانی کے کنوئیں کھدوانے کیلئے بھی فنڈ اکٹھا کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے اور چھ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر وافسر جلسہ سالانہ یوکے) کی خالہ زاد بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محفوظ الحق میر صاحب (ابن مکرم بابو عبد الحمید میر صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال)

24 مئی 2016 کو 67 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے نانا حضرت عبداللہ کشمیری صاحبؓ اور پڑنانا حضرت نظام الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت تھی۔ آپ بطور قائد مجلس، سیکرٹری مال، صدر جماعت اور امیر حلقہ نیز ضلعی مجلس عاملہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔ گاؤں کی تین احمدی مساجد اور عیدگاہ کی توسیع نیز مربی ہاؤس تعمیر کرانے کی بھی توفیق ملی۔ نظام جماعت کے ساتھ بڑا اخلاص اور اطاعت کا تعلق تھا۔ کاروبار میں کاریگروں کے ساتھ احسان کا سلوک کرتے اور ضرورتمندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ اکثر احمدی اور غیر احمدی آپ کی غیر جانبداری اور امانت و دیانت کی وجہ سے آپ سے جھگڑوں کے فیصلے کرواتے ۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ مہمان نوازی بھی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یوکے اور مکرم میر رئیس احمد صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔ ایک داماد مکرم میر وسیم الرشید صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں اور سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم مختار احمد علوی صاحب (آف ربوہ)

10-11 جنوری 2016 کی درمیانی شب وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1957 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی تھی۔ گھر والوں نے قطع تعلق کرلیا اور جائداد سے بھی عاق کردیا۔ چھوٹی موٹی ملازمت کر کے گزارہ کیا کرتے تھے۔ 1960 میں ایک احمدی گھرانے میں شادی کی جس میں سے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے بڑے بھائی احمدی ہوئے تھے جو کہ وفات پا چکے ہیں باقی بھائی غیر احمدی ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ بھی وفات پا چکی ہیں۔

(3) مکرم شیر محمد صاحب

(ابن مکرم عمر دین صاحب آف خانقاہ ڈوگراں)

10 مئی 2016 کو 117 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ساہووال چک نمبر 4 کے صدر جماعت رہے۔ قادیان کے قریب ننگل کے رہائشی تھے۔ نیک، مخلص اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحوم مکرم محمد امین طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کانو (نائیجریا) کے والد تھے۔

(4) مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب

(ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب آف لاہور)

3 جون 2016 کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا مکرم سردار غلام حیدر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی، جبکہ آپ کے نانا حضرت شیخ اصغر علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع عطا فرمائے ۔ یونیورسٹی آف ویلز سے Phd کی اور کیمبرج یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔ پاکستان میں زراعت کے اعلیٰ ترین ادارے PARC کے چیئرمین اور NARC کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔ 2007 سے حضور انور کی منظوری سے مشاورتی بورڈ صنعت وتجارت کے ممبر چلے آرہے تھے۔ آک کل ''مسرور گوین تھر'' کے تاریخی منصوبہ پر ہیومینٹی فرسٹ پاکستان کے ساتھ مل کر کام کررہے تھے۔ آپ کو 1974 کے پُرآشوب دور میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی لیبارٹری میں بند کر کے آگ لگادی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ موصوف کا جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی اقدار کی پاسداری کرتے۔ اسلام آباد جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص، منکسر المزاج اور جماعت کی بے لوث خدمت کرنے والے وجود تھے۔ ماتحت عملے کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین ......☆......☆......

جَرِیُّ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ

سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

(ارشاد عرشی ملک)

تھے جس کے منتظر صدیوں سے سب پیر و جواں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

مسخ ہر دین کی جب ہو گئی تعلیم دُنیا میں
ہوئی نوعِ بشر تقسیم در تقسیم دُنیا میں
ہر اِک مذہب تھا خواہاں اُس کی ہو تکریم دنیا میں
رشی اُس کا ہی آئے کر کے پھر تجسیم دنیا میں

مگر اسلام کی قسمت میں یہ زندہ نشاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

مسلمانوں کا مہدیؑ تھا، نصاریٰ کا وہ عیسیٰؑ تھا
وہ بدھ مت کے لئے گوتم تھا ، ہند مت کا کرشنا تھا
وہی زرتشت تھا اور مُوسوی مذہب کا مُوسیٰؑ تھا
محمدؐ کی غُلامی ، اُس کا عرشی شرفِ اعلیٰ تھا

صدی اُنیسویں کے سر پہ ، وہ شاہِ جہاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

کیا دعویٰ ، تو مُلحد ، کافر و دجال کہلایا
خُدا کے عشق میں کیا کیا نہ اس نے نام رکھوایا
مسلسل کفر کے فتووں کا اِک بھونچال سا آیا
تہلکہ وہ مچا کہ شورِ محشر اس سے شرمایا

قیامت جس کا آنا تھا ، وہ آیا ناگہاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

پڑھو اپنی کتابیں، پیش گوئیاں پھر سے کھنگالو
نکالو، وید اور گیتا، نظر انجیل پر ڈالو
تدبر اور تفکر بھی کرو، قُرآں کے متوالو
فقط انکار کا پیشہ ہی ، نادانو! نہ اپنالو

جسے آنا تھا اپنے وقت پر وہ مہرباں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

پھنسی جب آکے اِک گرداب میں اسلام کی کشتی
مسلمانوں پہ بے شک چھا گئی جب ذلت و پستی
صلیبی دین پر جب آگئی تھی ، شوکت و مستی
یکایک ہڑبڑا کر جاگ اُٹھی چھوٹی سی اِک بستی

ہوئی مشہور جس کے دم سے ارضِ قادیاں آیا
سبھی نبیوں کے جُبّے میں خُدا کا پہلواں آیا

......☆......☆......☆......

تعلق باللہ

(قریشی داؤد احمد، مربی سلسلہ احمدیہ سکاٹ لینڈ)

تعلق باللہ ایک ایسا اہم مضمون ہے جس کی اہمیت اگر انسان سمجھ لے اور اُن راہوں کو اختیار کر لے جن سے اُس کا تعلق اُس کے خالقِ حقیقی سے پیدا ہوسکتا ہے تو اُس کی زندگی کے بہت سے مسائل بلکہ تمام مسائل کا حل اُسے مل سکتا ہے۔ جب ہم انبیا اور صلحا کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ باوجودیکہ وہ مخالفت کی آندھیوں کا سامنا کرتے ہیں، دنیا داروں کی نظر میں وہ کمتر سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن بغیر کسی استثنا کے کامیابی و کامرانی اُن کے در کی غلامی کرتی ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں اور ان کا خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دی تھی کہ وہ موعود عظیم الشان خوبیوں کا مالک ہوگا، اپنے ایک خطاب میں اس مضمون کو بڑے آسان اور عام فہم انداز میں ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

میری آج کی تقریر کا موضوع تعلق باللہ ہے میں نے پچھلے دنوں اپنے ایک خطبہ میں بھی بیان کیا تھا کہ بہت سے لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دعا کریں بیٹا ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں میری بیوی اچھی ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں مجھے کوئی بیوی مل جائے۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں میرا اپنی بیوی سے ایک جھگڑا چل رہا ہے اُس میں صلح کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں مجھے نوکری مل جائے۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں میں امتحان میں کامیاب ہوجاؤں۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں مجھے ملازمت میں ترقی مل جائے۔ کوئی کہتا ہے دعا کریں میری فلاں جگہ سے تبدیلی ہو جائے۔ اسی طرح عورتیں میرے پاس آتی ہیں تو کوئی کہتی ہے میرے ہاں صرف لڑکیاں ہیں دعا کریں کہ کوئی لڑکا ہوجائے۔ کوئی کہتی ہے میرے خاوند کا سلوک میرے ساتھ اچھا نہیں دعا کریں کہ اُس کا سلوک اچھا ہوجائے۔ کوئی کہتی ہے میرے خاوند کا سلوک تو اچھا ہے لیکن دعا کریں کہ وہ اس سے بھی زیادہ اچھا سلوک کرے۔ کوئی کہتی ہے میرے ماں باپ اور خاوند کے درمیان کوئی جھگڑا ہے دعا کریں کہ اُن کی آپس میں صلح ہوجائے۔ غرض جتنی ضرورتیں بیان کی جاتی ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہوتی ہیں جو اس دنیا کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں حالانکہ سب سے مقدم دعا اگر کوئی ہوسکتی ہے تو یہی ہے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے اور سب سے مقدم سوال اگر کوئی شخص کرسکتا ہے تو یہی ہے کہ میری اس بارہ میں راہنمائی کی جائے کہ مجھے تعلق باللہ کس طرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے۔ اگر ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا ہوجائے تو باقی سب چیزیں اِسی میں آجاتی ہیں جیسے کہتے ہیں کہ ’’ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔

تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ کوئی بزرگ تھے جن کے ہمسایہ میں کوئی امیر شخص رہتا تھا جو رات دن ناچ گانے کی مجالس گرم رکھتا تھا اور ہر وقت شوروغوغا ہوتا رہتا تھا چونکہ اس طرح اُن کی عبادت میں خلل واقع ہوتا تھا ایک دن اُنہوں نے اُسے سمجھایا اور کہا کہ تم رات کو باجے بجاتے اور اُونچا اُونچا گاتے ہو اس طرح میری عبادت میں خلل آتا ہے مناسب یہ ہے کہ تم اِس قسم کی مجلسوں کو بند کردو۔ وہ امیر آدمی بادشاہ کا مصاحب تھا اُسے یہ بات بُری لگی اور اُس نے بادشاہ کے پاس شکایت کردی کہ اِس طرح بعض لوگ ہمارے گانے بجانے میں مزاحمت کرتے ہیں۔ بادشاہ نے فوج کا ایک دستہ اُس کے مکان پر بھجوادیا۔ جب شاہی فوج آگئی تو اُس نے اُس بزرگ کو کہلا بھجوایا کہ میری حفاظت کے لئے فوج آگئی ہے اگر طاقت ہے تو مقابلہ کرلو۔ اُس بزرگ نے جواب دیا کہ اِن سامانوں سے تو مقابلہ کی مجھ میں طاقت نہیں لیکن لڑائی ہم نے بھی نہیں چھوڑنی۔ اگر ہم تیروں سے تمہارا مقابلہ کریں تو نہ معلوم ہمارا تیر نشانہ پر پڑے یا نہ پڑے اِس لئے ظاہری تیر اور تلوار کی بجائے ہم رات کے تیروں سے تمہارا مقابلہ کریں گے۔ جب یہ پیغام اُسے پہنچا تو معلوم ہوتا ہے اُس کے اندر تھوڑی بہت نیکی تھی پہلے تو وہ خاموش رہا لیکن کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اُس کی چیخ نکل گئی اور اُس نے کہا مجھے معاف کیا جائے آج سے باجا گانا سب بند ہوجائے گا کیونکہ رات کے تیروں کے مقابلہ کی نہ مجھ میں طاقت ہے اور نہ میرے بادشاہ میں طاقت ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ملنا اور اُس سے انسان کا تعلق پیدا ہوجانا یہ سب سے اہم اور ضروری چیز ہے اور اگر خدا مل سکتا ہے تو پھر اس میں کوئی شُبہ ہی نہیں رہتا کہ ہمارا سب سے بڑا فرض یہی رہ جاتا ہے کہ اُس کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور اس طرح اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرلیں۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دس قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ دس قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرسکتے۔ ذیل میں خلاصۃً وہ دس خصائل مذکور ہیں۔

(1-2) اوّل مختال سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا اور دوسرے فخور سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرًا۔ جس شخص کے اندر کِبر پایا جاتا ہے اور جس کے اندر فخر کی عادت پائی جاتی ہے۔ اُس سے خدا محبت نہیں کرتا...... حضور فرماتے ہیں مختال اُس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی اتنی بڑی شان سمجھے کہ گویا سب مصائب سے محفوظ ہے اور فخور اُس شخص کو کہتے ہیں جسے یہ خیال ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں جو دوسروں میں نہیں اور انہیں طعنہ دے کہ میرے جیسی خوبیاں دوسروں میں کہاں ہیں۔

(3) تیسرے جس شخص کو اپنے کاموں میں حد سے گزر جانے کی عادت ہو اُس سے بھی اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ۔ حد سے گزر جانے والوں سے خدا محبت نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص بھی طبعی طور پر خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ اپنے حق کا مطالبہ کرنے میں حد سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

(4) جو شخص خَوَّان ہو یعنی طبیعت میں خیانت کا مادہ رکھتا ہو اُس سے بھی اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ خَوَّانًا اَثِیۡمًا ۔ محبت کہتے ہیں معاملہ کی درستی کو اور خَوَّان کے معنی ہیں بہت بڑا خائن۔ محبت کے معاملہ میں تو ایک چھوٹی سی خیانت بھی برداشت نہیں کی جاسکتی کجا یہ کہ کوئی شخص خوان ہو اور پھر اُس سے محبت کی جا سکے۔ جو شخص بڑا خائن ہے وہ کسی صورت میں بھی محبت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ تعلقات کو نباہ نہیں سکتا۔ ایسے شخص کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ خدا سے محبت کرے گا یا خدا اُس سے محبت کرے گا بالکل عقل کے خلاف ہے۔

(5) اِسی طرح جو شخص اثیم ہو یعنی گناہ کی طرف کمال رغبت رکھتا ہو اُس سے بھی خدا تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اثیم کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کوئی بڑا قانون شکن ہو اور جس شخص کو قانون شکنی کی عادت پڑی ہوئی ہو وہ جس طرح دنیا کے قانون توڑے گا اِسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون بھی توڑے گا۔ اِسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ مَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللّٰہَ۔ جو شخص یہ سوچتا رہے گا کہ میں نے اس قانون کو توڑ لیا تو کیا حرج ہے، اُس قانون کو توڑ لیا تو کیا حرج ہے وہ خدا تعالیٰ کے قانون بھی توڑتا چلا جائے گا اور اُن کی اطاعت سے ہمیشہ گریز کرے گا۔

(6) جو فرح ہو یعنی عارضی لذات پر کمال لذت محسوس کرتا ہو اُس سے بھی اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡفَرِحِیۡنَ۔ جو شخص چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہوجائے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی محبت کا مورد نہیں بنا سکتا۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں نے خدا کی عبادت کی تھی میں تھانیدار بن گیا۔ میں نے فلاں تجارت کی اور اُس میں بڑا نفع ہوا اور اس خوشی میں اکڑا پھرتا ہے اور پتلون کے شکن ہر وقت درست کرتا رہتا ہے اُس نے خدا تعالیٰ کی محبت کیا حاصل کرنی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چھوٹی چھوٹی کامیابیاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہوتی ہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ ہمیں ہر خوشی اور ہر نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی تعلیم دی گئی ہے لیکن انسان اتنا پست ہمت کیوں بنے کہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر قانع ہوجائے اور بڑی کامیابیوں کا خیال اُس کے دل سے اُتر جائے۔ اُسے تو آسمان کے تارے توڑنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے عزم کو اتنا بلند رکھنا چاہئے کہ ہر مطمح نظر اُسے نیچا دکھائی دے اور وہ سمجھے کہ ابھی میں نے اور اونچا اُڑنا ہے۔

(7) جو شخص مفسد ہو اللہ تعالیٰ اُس سے بھی محبت نہیں کرتا۔ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ۔ اللہ تعالیٰ مفسد سے محبت نہیں کرتا۔ سیدھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا خالق اور اُس کا رب ہے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرے گا تو اُس مخلوق کا خالق اور رب فساد کرنے والے سے کس طرح محبت کرے گا۔ اگر کسی بچہ سے انسان کو نفرت ہو تو اُس کی ماں کبھی نفرت کرنے والے سے پیار نہیں کرسکتی۔ جب تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ جو شخص فساد ڈلواتا ہے اور لوگوں کی آپس میں لڑائیاں کرواتا رہتا ہے خدا تعالیٰ اُسے کبھی پسند نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے پیارے ہیں۔ جو اُن سے محبت نہ کرے اور اُن کا بدخواہ ہو، نہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرسکتا ہے اور نہ وہ اللہ تعالیٰ سے۔

(8) جو شخص ناشکرا ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرسکتا اور نہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرسکتا ہے کیونکہ محبت کا ایک ذریعہ احسان ہے۔ جو شخص شکر گزار نہیں اِس کے معنی یہ ہیں کہ وہ احسان کو نہیں دیکھ سکتا اور جو احسان کو نہیں دیکھ سکتا وہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی نہیں کرسکتا کیونکہ اُس سے محبت کا پہلا دروازہ احسان ہی ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوۡرٍ۔ خَوَّان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ کَفُوۡر کے معنی ہیں ایسا انسان جو خدا تعالیٰ کے انعامات کو دیکھتا ہے اور پھر بھی اُس کے اندر شکر گزاری کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ گویا احسان شناسی کا مادہ اُس کے اندر ہوتا ہی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھتا ہی نہیں۔ کہتا ہے مجھے کچھ نہیں ملا اُسے اور کیا مل سکتا ہے۔ اُس سے تو اللہ تعالیٰ اگر محبت بھی کرے گا تو وہ کہہ دے گا کہ مجھے کچھ نہیں ملا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ تم جتنا جتنا شکر کروگے میں اُتنا ہی اپنے انعامات کو بڑھاتا چلا جاؤں گا اور جتنی جتنی ناشکری کروگے اتنی ہی میں اپنے انعامات میں کمی کردوں گا۔

(9) جو شخص مُسرف ہو اُس سے بھی اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ فرماتا ہے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ مسرفین سے بھی اللہ تعالیٰ محبت نہیں رکھتا کیونکہ مسرف اپنے اور اپنے نفس کی لذات کو دوسرے کی تکلیف اور آرام پر ترجیح دیتا ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کے بندوں پر خرچ کرنا پسند نہیں کرتا اپنے نفس پر بِلا وجہ خرچ کرتا چلا جاتا ہے اُسے کون پسند کرسکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی مدد کے لئے ہمیں روپیہ دیتا ہے، ہمیں علم دیتا ہے، ہمیں عزت اور شہرت دیتا ہے اگر ہم اپنے روپیہ اور علم اور عزت اور شہرت سے اُن کی مدد نہیں کرتے بلکہ صرف اپنے نفس کی لذات میں ہی منہمک رہتے ہیں تو ہم کیا اُمید کرسکتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے محبت کرے گا اور جب وہ ہم سے محبت نہیں کرے گا تو ہم اُس سے کس طرح محبت کرسکتے ہیں۔

(10) جو شخص ظالم ہو اُس سے بھی اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ظالموں سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ گویا ظلم اور محبت جمع نہیں ہوسکتے۔ جو شخص ظلم کرتا ہے اُسے درحقیقت اپنی ذات کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے اور جسے اپنی ذات کی محبت سب سے زیادہ ہو وہ دوسرے سے محبت نہیں کرسکتا۔ علاوہ ازیں یہ قطعی طور پر ناممکن ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے بندوں پر تو ظلم کرے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ محبت جذبہ ہے نرمی کا اور ظلم جذبہ ہے سختی کا۔ محبت کہتی ہے اپنی چیز قربان کر اور ظلم کہتا ہے دوسرے کی چیز قربان کر۔ پس یہ دو مخالف جذبات ہیں اِس لئے جو شخص ظالم ہے نہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرسکتا ہے اور نہ خدا تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔

اِن دس باتوں کو بیان کرنے کے بعد حضورؓ نے فرمایا: یہ دس بُرائیاں جس شخص میں ہوں فرداً فرداً یا مجتمع طور پر وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے ناقابل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرسکتا۔ اب میں بتاتا ہوں کہ محبت الٰہی پیدا کرنے کے لئے کن ذرائع کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ :

1) اوّل صفات الٰہی کا ورد کرنے سے، جسے ذکر کہتے ہیں محبت پیدا ہوتی ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اِسی طرح یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ وغیرہ وغیرہ۔ ننانوے اسمائے الٰہیہ عام طور پر قرار دیئے جاتے ہیں۔ بعض نے سو یا ایک سو ایک نام بھی لکھے ہیں مگر ہیں وہ بہت زیادہ۔ بہر حال صفات الٰہیہ کے ذکر کرنے سے محبت الٰہیہ پیدا ہوتی ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ یہ سب سے پہلا درجہ ہے اِس لئے کہ یہ تکلف کا درجہ ہے۔

2) دوسرا ذریعہ صفاتِ الٰہیہ پر غور کرنا ہے جسے صوفیا کی اصطلاح میں فکر کہا جاتا ہے۔ ایک ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور ایک ہے سوچنا اور غور کرنا کہ خدا سُبْحَان کس طرح ہے۔ خدا اَکْبَرُ کس طرح ہے، خدا تمام تعریفوں اور محامد کا مستحق کس طرح ہے۔ یہ جو دماغ میں صفاتِ الٰہیہ کا دَور کیا جاتا اور اُن کا ایک رنگ میں آپریشن کیا جاتا ہے اِس کو فکر کہتے ہیں۔ خالی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ذکر ہے لیکن اَکْبَرُ پر بحث شروع کردینی کہ اللہ کس طرح بڑا ہے یہ فکر ہے۔ جب انسان فکر کرے گا تو اس کے سامنے سوال آئے گا کہ اللہ کس طرح بڑا ہوا؟ آج تو امریکہ سب سے بڑا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جو کچھ بھی امریکہ کرتا ہے وہی ساری دنیا کرنے لگ جاتی ہے اور مسلمان اپنی حکومتوں کے باوجود اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں کرسکے۔ جب وہ سوچے گا تو اُسے خود ہی یہ جواب سمجھ آئے گا کہ امریکہ کو جو بڑائی ملی ہے یہ اُسے کس نے دی ہے اور کیوں دی ہے۔ جب وہ غور کرے گا تو اُسے معلوم ہوگا کہ امریکہ کو خدا نے ہی بڑائی دی ہے اور اس لئے بڑائی دی ہے کہ اُس نے فلاں فلاں اعمال کئے اور مسلمان اس لئے گر گئے کہ اُنہوں نے اُن اعمال کو ترک کردیا۔ غرض اس طرح جب وہ سوچے گا تو اس کا دل اس یقین اور ایمان سے لبریز ہوجائے گا کہ اَکْبَرُ اللہ ہے امریکہ نہیں۔ اِس غور اور تدبر کو فکر کہتے ہیں۔

3) تیسرے مخلوقِ الٰہی کی خیر خواہی اور اُس سے محبت کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ وہ طریق ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ کو ایک رنگ میں مجبور کرتا ہے کہ میرے دل میں اپنی محبت ڈال۔ جیسے تم خدمت اور محبت سے دوسرے کے دل میں محبت پیدا کردیتے ہو۔ تم ریل میں سفر کرتے ہو کمرہ میں سخت بھیڑ ہوتی ہے تمہارے لئے بیٹھنے کو کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ ایک شخص گلا پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہا ہوتا ہے کہ کمبخت یہ ریل ہے یا دڑبا۔ جو آتا ہے اِسی ڈبہ میں آجاتا ہے۔ اُس وقت اگر تم ایک کیلا نکال کر اُس شخص کے بچہ کو دے دو تو اُسی وقت اُس کا غصہ جاتا رہے گا اور وہ کہے گا تشریف رکھئے اور پھر وہ تم سے محبت کے ساتھ باتیں کرنے لگ جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے مخلوقِ الٰہی سے اگر نیک سلوک کرو تو اللہ میاں تم سے آپ کہیں گے کہ آؤ میاں میرے پاس بیٹھو۔ اصلی صوفیاء نے افراد کی محبت اور اُن سے عشق کا نام عشق مجازی رکھ لیا۔ اِس لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ بنی نوع انسان خدا کے عیال ہیں جس طرح تمہیں اپنے بچوں سے محبت ہے اِسی طرح خدا کو بھی اپنی مخلوق سے محبت ہے۔ پس مخلوق سے محبت کرکے خدا کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی محبت سے مخلوق کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔

4) گناہ پر ندامت کی عادت ڈالنا یعنی کوئی گناہ ایسا نہ ہو جس کے بعد ندامت نہ ہو۔ اِس سے بھی محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جو شخص گناہ پر نادم ہو اُس کے اندر آہستہ آہستہ حُسن کے دیکھنے اور قدر کرنے کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے۔ جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر اُس کے اندر ندامت پیدا نہیں ہوتی اس کے معنی یہ ہیں کہ اُس نے بُری تصویر دیکھی مگر اُس نے سمجھا ہی نہیں کہ یہ بُری تصویر ہے اور جس میں ندامت پیدا ہوتی ہے اُس کے متعلق ماننا پڑے گا کہ اُس میں یہ احساس ہے کہ وہ بُری چیزوں کو بُری سمجھتا ہے اور جب وہ بُری چیزوں کو بُری سمجھے گا تو لازماً اچھی چیز دیکھ کر اُسے اچھی سمجھے گا۔ جب یہ مادّہ کسی شخص کے اندر پیدا ہوجائے اور وہ حسن کو دیکھنے لگے تو پھر خدا تعالیٰ کی محبت کا دروازہ آپ ہی کھل جاتا ہے کیونکہ وہ سب سے بڑا محسن اور سب سے بڑا حسین ہے۔ اِسی لئے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

5) جو انسان اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہے کہ دعا کے بغیر میرے کام نہیں ہو سکتے۔ اُس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجاتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص اِس خیال کو اپنے دل میں مرکوز کرلے گا وہ لازماً دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ کرے گا۔ کہے گا فلاں کا کام دعا سے ہوا ہے آؤ میں بھی اُس سے دعا کروں اور اس طرح خدا تعالیٰ کا احسان اُس کے زیادہ قریب آجائے گا۔ یوں تو خدا تعالیٰ نے ہی سورج اور چاند اور ستارے اور ہوا اور دوسری ہزاروں ہزار چیزیں پیدا کی ہیں اور انسان جانتا ہے کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں لیکن جب یہ بات نظر کے سامنے آئے کہ میں نے فلاں چیز مانگی اور خدا نے دے دی۔ میں نے فلاں چیز مانگی اور خدا نے دے دی تو جو اثر یہ چیزیں پیدا کراتی ہیں وہ سورج اور چاند اور ستارے پیدا نہیں کرتے۔ پس دعا کی طرف توجہ کرنا بھی محبت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ بے شک شروع میں تکلف والا حصہ آئے گا لیکن جب یہ بار بار دعائیں مانگے گا تو لازماً اس کی دعائیں قبول بھی ہوں گی اور بعض دفعہ معجزانہ رنگ میں قبول ہوں گی اور اس کی وجہ سے احسان جس سے محبت پیدا ہوتی ہے ننگا ہو کر اس کے سامنے آجائے گا اور اس کے دل میں بھی محبت الٰہی پیدا ہوجائے گی۔

6) جو شخص خدا تعالیٰ پر اپنے کاموں کو چھوڑ دے یعنی تدبیریں سب کرے لیکن یہ یقین کرے کہ نتیجہ اللہ تعالیٰ ہی نے نکالنا ہے اُسکے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ جو شخص اپنے کام کو اُس پر چھوڑتا ہے وہ کم سے کم تکلف سے اُسکی طاقتوں اور اُس کے احسان کا اقرار کرتا ہے اور یہ تکلف آخر حقیقت بن جاتا ہے جیسا کہ اکثر دنیا کے کاموں میں ہوتا ہے۔ اِسی کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ جو شخص خدا تعالیٰ پر اپنے کام چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ مجھ سے نہیں ہوسکتے آپ ہی یہ کام کیجئے اُس کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔

7) جو شخص دنیا میں خدا تعالیٰ کے لئے انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اُس کے دل میں بھی محبت الٰہی پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ انصاف کا ترک اپنے یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں اور عزیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ انسان اِسی لئے انصاف چھوڑتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے اگر میں نے انصاف سے کام لیا تو میری ماں کو نقصان پہنچے گا یا میرے باپ کو نقصان پہنچے گا یا میرے رشتہ داروں کو نقصان پہنچے گا۔ پس انصاف کے ترک کی ایک بڑی وجہ اپنی یا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی محبت ہوتی ہے۔

8) ایک طریقہ محبت الٰہی کے حصول کا یہ ہوتا ہے کہ انسان ہر امر میں خدا تعالیٰ کو ڈھال بنانے کی کوشش کرے۔ یعنی بدی کو خدا کے لئے چھوڑے بدی کو بدی کے لئے نہ چھوڑے۔ یہی وہ چیز ہے جسے تقویٰ کہتے ہیں۔ جب انسان کو کسی ہستی کی خاطر کام کرنے کی عادت ہوجاتی ہے تو آہستہ آہستہ اُس سے محبت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ بادشاہوں، نوابوں اور رؤساء سے پُرانے خاندانی خدام اور رعایا کی محبت اِسی لئے ہوتی ہے کہ اُنہیں اُن کی خاطر کام کرنے کی عادت ہوتی ہے اور اس عادت کی وجہ سے اُن کی محبت ترقی کرتی رہتی ہے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام بھی کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے۔ مثلاً اگر وہ صدقہ دیتا ہے تو کہے کہ میں یہ صدقہ اس لئے نہیں دیتا کہ میری نیک نامی اور شہرت ہو بلکہ اِس لئے دیتا ہوں کہ خدا نے صدقہ دینے کا حکم دیا ہے یا فلاں پر میں ظلم نہیں کروں گا کیونکہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ جب اِس طرح اُسے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی عادت پڑ جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس کی وابستگی ہوجائے گی۔ اِسی کی طرف اللہ تعالیٰ اِس آیت میں اشارہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ جو بُرے کاموں سے میرے لئے بچتے ہیں اور جو نیکی کا کام میرے لئے کرتے ہیں اُن سے میں محبت کرتا ہوں اور اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہدایت دیتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیک کام کرے تو اُسے چاہئے کہ وہ اِحْتِسَابًا کرے۔ اِحْتِسَابًا کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اُس کی جزاء کے لئے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مقام ادنیٰ ہے حالانکہ یہ بہت اعلیٰ مقام ہے اور اِس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔

9) محبت کا ایک ذریعہ ہم جنس بننا ہے۔ جتنا جتنا کوئی ہم جنس بنے اِس کی محبت اُسے اور اُس کی اِسے پیدا ہوجاتی ہے۔ انسانوں کو دیکھ لو سب ہم جنس سے محبت کرنے کے عادی ہیں۔ مُلکی مُلکیوں سے اور ایک زبان والے اپنی زبان والوں سے اسی وجہ سے محبت کرتے ہیں کہ وہ اُن کے ہم جنس ہوتے ہیں بلکہ انسان تو الگ رہے جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ کوّے سب اکٹھے رہیں گے، قاز سب اکٹھے رہیں گے، مرغ، گھوڑے اور گدھے اپنی اپنی جنس میں رہیں گے۔ ایک طرف آدمی ہوں اور دوسری طرف گھوڑے اور تم کسی گھوڑے کو کھلا چھوڑ دو تو وہ فوراً گھوڑوں کی طرف چلا جائے گا۔ اِسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اِن الفاظ میں اشارہ فرماتا ہے کہ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ خدا تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کے ہم جنس بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی جو صفات قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں تم اُن کی نقل کرنے کی کوشش کرو۔ تم حیّ نہیں بن سکتے لیکن تم بیمار کا علاج کر کے یا بیمار کی خدمت کرکے حیّ کی نقل تو کرسکتے ہو۔ تم خالق نہیں بن سکتے لیکن تم اچھی اولاد پیدا کرکے خالق کی نقل تو کرسکتے ہو۔ مُتَطَهِّر کے معنی ہیں تکلف کے ساتھ پاکیزگی اختیار کرنا۔ پس اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ میں اللہ تعالیٰ نے اِس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر تم میری نقلیں کرنی شروع کردو تو میں تم سے محبت کرنے لگ جاؤں گا۔ پس صفاتِ الٰہیہ کو جو شخص اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جس جس قدر اللہ تعالیٰ سے اُسے مشابہت ہوتی جاتی ہے اُس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کو اُس کی محبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹے چھوٹے خدا بننے کی کوشش کرو۔ جب تم چھوٹے خدا بن جاؤ گے تو بڑا خدا تم سے آپ ہی محبت کرنے لگ جائے گا۔

10) ایک ذریعہ محبت کا فطرت کا مطالعہ اور محبت کے طریقوں پر غور کرنا اور اُن پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کچھ جذبات رکھے ہیں جو خود اُس نے پیدا کئے ہیں۔ اِن میں صفاتِ الٰہیہ کی جھلک رکھی گئی ہے یعنی انسان کے اندر اُس نے ایسے مادے رکھ دیئے ہیں جن سے خدا اور بندے میں ہم جنسیت ہوجاتی ہے۔

اس کے بعد حضور نے قانونِ قدرت اور فطرت کے حوالہ سے بیان فرمایا ہے کہ کس طرح ایک انسان اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوکر اُس کی صفات کا مطالعہ کرکے اور فطرت کا مطالعہ کرکے اللہ کے پیار اُس کی محبت کو حاصل کرسکتا ہے اور خدا تعالیٰ سے زندہ اور پختہ تعلق پیدا کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؓ کے بیان کردہ نکات پر غور کرتے ہوئے حقیقی رنگ میں تعلق باللہ پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ماخوذ از:
خطاب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ 28 ردسمبر 1952

……☆……☆……☆……

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں

ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

وصــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7904: میں غزالہ نازنین زوجہ مکرم نزیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن Eripuram ڈاکخانہ Payangadi ضلع Kannur صوبہ Kerala، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: مالا 24 گرام، نیکلس 16 گرام، جھمکے 4 گرام، انگوٹھی 4 گرام۔ حق مہر: -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نوشاد احمد الامۃ: غزالہ نازنین گواہ: ٹی منور احمد

مسل نمبر 7905: میں روشنا کے زوجہ مکرم منور احمد بی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن Chettiyanthodi House ڈاکخانہ Alanallur ضلع Palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 80 گرام 22 کریٹ، حق مہر: -/20,000 روپئے وصول شد۔ 5 سینٹ رہائشی زمین موضع الانلور، 20 سینٹ رہائشی زمین موضع الانلور، 4.05R سینٹ رہائشی زمین چار کمروں پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد بی الامۃ: روشنا کے گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7906: میں ٹی ایم مصطفیٰ ولد مکرم ٹی ایم محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن J, Etteri Street 9-24، سوگوناپورم ایسٹ ڈاکخانہ کونیاموتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی ریاض احمد العبد: ٹی ایم مصطفیٰ گواہ: عبدالقادر

مسل نمبر 7907: میں ایم شبیر علی ولد مکرم محمد یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن 21/42 مہالکشمی نگر، تھوپوتھوٹم ڈاکخانہ کونیاموتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے ایم فیروز خان العبد: ایم شبیر علی گواہ: ایم عبدالرؤف

مسل نمبر 7908: میں آر۔ محمد رفیق ولد مکرم ایم اے عبد الرشید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 2004، ساکن 8/A کریمبو کاڈائی ڈاکخانہ کونیاموتھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے ایم فیروز خان العبد: آر محمد رفیق گواہ: ایم عبدالرؤف

مسل نمبر 7909: میں امتہ الرؤف زوجہ مکرم ظفر الدین احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 عدد ہار، 2 عدد انگوٹھی، کان کے پھول 1 جوڑی کل وزن 45 گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: پایل 1 جوڑی 66 گرام۔ حق مہر: -/8500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: امتہ الرؤف گواہ: غلام عظیم

مسل نمبر 7910: حسن جہاں زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مشترکہ آبائی مکان واقع امروہہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد الامۃ: حسن جہاں گواہ: صداقت احمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

منقولات

کون کا فر کون مسلمان؟ فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چلے گا، نام نہاد مولویوں کا نہیں!

ماہِ اگست کے شروع میں حکومت ہند کی طرف سے سال 2011 کی مردم شماری کے نتائج کا اعلان کیا گیا جس میں احمدیوں کو بھی اسلام کے ایک فرقہ کے طور پر شمار کیا گیا اس پر مولویوں نے بہت شور مچایا کہ حکومت نے احمدیوں کو مسلمان کس طرح تسلیم کر لیا جبکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے۔نعوذ باللہ من ذالک۔حالانکہ جماعت احمدیہ دل وجان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتی ہے۔رہی یہ دلیل کہ ’’قادیانیوں کو اسلام کے تمام مکاتب فکر میں خارج از اسلام مانا جاتا ہے‘‘ اور یہ کہ ’’پوری دُنیا کے مسلمان انہیں مسلمان تسلیم نہیں کرتے‘‘ تو یہی ہمارے حقیقی اور سچے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہود 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے میری اُمت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے کہ وہ جنتی فرقہ ہوگا۔غور فرمائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب کے سب ناری ہونگے سوائے ایک کے اور وہ ایک جماعت ہوگی۔جماعت احمدیہ رُوئے زمین پر واحد ایسی جماعت ہے کہ جس کا ایک عالمگیر امام ہے اور باقی پراگندہ فرقے ہیں جن کا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں۔اب فیصلہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں پر چھوڑتے ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ منظور ہے یا اسلامی تعلیم سے نابلد نام نہاد مولویوں کا؟ پراگندہ 72 فرقوں کو جنتی قرار دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ اور ارشاد سے بغاوت ہے۔خدارا غور کیجئے۔(ایڈیٹر)

(۱)

مودی حکومت کی جانب سے
قادیانی اسلام کے فرقہ کے طور پر تسلیم

ممبئی کے علماء کی سخت تنقید اور اظہار برہمی

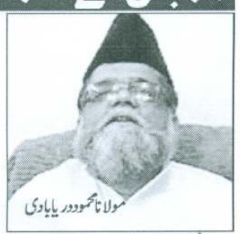
مولانا محمود دریابادی

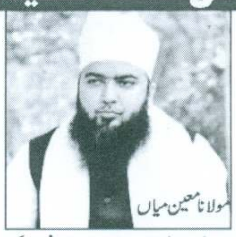
مولانا معین میاں

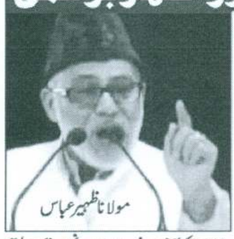
مولانا ظہیر عباس

ممبئی: مودی حکومت نے قادیانیوں کو اسلام کے ایک فرقہ کے طور پر تسلیم کرلیا ہے گزشتہ دنوں، ۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار ظاہر کئے گئے ہیں جس میں قادیانیوں کو اسلام کے ایک فرقہ کے طور پر تسلیم کرلیا گیا ۔واضح رہے کہ قادیانیوں کو اسلام کے تمام مکاتب فکر میں خارج از اسلام مانا جاتا ہے ۔ مودی حکومت نے گزشتہ برس تک قادیانیوں کو اسلام کا ایک فرقہ ماننے سے گریز کرتی رہی تھی۔اس سے قبل ہائی کورٹ نے بھی اپنے فیصلے میں قادیانیوں کو اسلام کے ایک فرقہ کے طور پر تسلیم کیا تھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے حال ہی میں قادیانیوں کی رواداری اور امن پسندی کی تعریف کی تھی ۔مودی نے ان کی تعریف میں کہا تھا کہ قادیانی فرقہ اپنی مذہبی رواداری اور عالمی بھائی چارگی کیلئے ایک مثال ہے۔اس سے قبل اب تک جاری کی جانے والے رپورٹ میں اسلامی فرقہ کے طور پر سنّی ،شیعہ، بوہرہ اور آغاخانیوں کے نام کا اندراج تھا ۔ اب مذہب رفرقہ کی تفصیلات کو مذہبی برادری کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ملحوظ رہے کہ قادیانی فرقہ کے بانی غلام احمد خان قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا ۔انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ مسلمان ،عیسائی اور یہودی جس نبی آخرالزماں کا انتظار کر رہے تھے وہ آخری نبی وہ خود ہیں۔اتنا ہی نہیں غلام احمد خاں نے خود کو نبی ہونے کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے بھگوان کرشنا کا بھی اوتار قرار دیا تھا۔جس کے بعد اسلام کے تمام فرقوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دے دیا تھا۔حضرت مولانا معین اشرف معین میاں نے حکومت کے اس فیصلے پر سخت الفاظ میں ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فرقہ حق رسالت ﷺ کے منکر ہیں یہ فرقہ نبی ﷺ کو آخری نبی مانتے ہی نہیں تو پہلے تو قادیانی مسلمان ہی نہیں ہیں تو پھر مسلمانوں کے فرقہ میں اسے شامل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا ہے۔حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ زیادتی ہے اور حکومت کون ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے۔حضرت معین میاں نے مزید کہا کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم اپنے عقیدے پر کسی طرح کا ضرب نہیں چاہتے ہیں ہمارا اور ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا تو پھر یہاں یہ کیسے ممکن ہے کہ قادیانی تو آپ ﷺ کو آخری نبی ہی نہیں مانتے تو پھر جب وہ مسلمان ہی نہیں ہوئے تو وہ مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے ہو سکتے ہیں ۔ قادیانی ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے یہ فیصلہ حکومت کی زیادتی ہے۔

علماء کونسل کے جنرل سکریٹری مولانا محمود دریابادی نے حکومت کے اس فیصلے کو مسلمانوں کے معاملات میں دخل اندازی والا قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی بھی مذہب کے لوگوں کے فرقوں کو اس میں شامل کرلیا جائے جب پوری دنیا کے مسلمان انہیں مسلمان تسلیم نہیں کرتے اور پھر مسلمان قادیانیوں کو مسلمان کیوں تسلیم کرے۔جب قادیانی اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ آپ ﷺ آخری پیغمبر ہیں اور اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آنے والا ہے تو وہ مسلمان کیسے ہوئے۔جبکہ مسلمانوں کے سبھی فرقہ آپ ﷺ کو آخری پیغمبر مانتے ہیں اور اسی پر ہمارا اور ہر مسلمان کا ایمان ہے۔مولانا محمود دریابادی نے مزید کہا کہ ایسا ہے کہ حکومت ہند کو مسلمانوں کے اندر کتنے فرقہ ہیں اس کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔رابطہ عالم اسلامی نے ۱۹۷۲ میں مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے سبھی فرقوں کو لیکر یہ اعلان کردیا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں کیونکہ وہ آپ ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ہیں اور قادیانیوں کا آپ ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرنا ہی ان کا اسلام سے خارج ہوجانے کیلئے کافی ہے۔مولانا محمود دریابادی نے مزید کہا کہ قادیانیوں میں خود کئی فرقہ ہیں جیسے لاہوری جماعت، قادیانی جماعت، جماعت المسلمین یہ تمام فرقہ کے تعلق سے متفقہ طور پر فیصلہ ہے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اب اگر کوئی قادیانیوں کو مسلمانوں کے فرقہ میں داخل کر کے تسلیم کرتا ہے تو اس کی کوئی بھی مذہبی حیثیت نہیں ہے اس کی سیاسی حیثیت پر غور کرنا ہوگا۔اس بارے میں مولانا ظہیر عباس رضوی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ قادیانی آپ کو آخری نبی نہیں مانتے ہیں لہٰذا اسلامی نظریہ سے یہ مسلمان نہیں کہلائے جاسکتے ہیں۔اسلام میں جتنے فرقے ہیں ان سب کا اس بات پر ایمان ویقین واعتماد ہے کہ سرکار عالم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد دوسرا نبی نہیں آنے والا ہے اسی لئے آپ پر ختم نبوت کی مہر لگی، چونکہ قادیانی حضرات غلام احمد قادیانی کو اپنا آخری پیغمبر مانتے ہیں اسلئے ان کا شمار اسلامی فرقوں میں نہیں ہوسکتا ہے۔یہ عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے۔

(۲)

کاٹجو کا مسلمانوں کیخلاف دل آزار بیان

قادیانیوں کو اسلام کا ایک مسلک قرار دیئے جانے کی حماقت

کہا جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہ قرونِ وسطیٰ کے احمق اور متعصب ہیں

ممبئی: لگتا ہے کہ سابق چیف جسٹس مرکنڈے کاٹجو کو اسلام کے تعلق سے معلومات نہیں ہے یا پھر وہ خود کو کچھ حد سے زیادہ ہی آزاد خیال ثابت کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر قادیانیوں کو مسلمانوں کے ایک مسلک کے طور پر شامل کرنے کے حکومت کے اقدام کی ستائش کی ہے۔ فیس بک پر قادیانیوں کو اسلام کے دائرے میں شامل کرنے کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے اپنی رائے پیش کی ہے اور کہا ہے کہ قرون وسطی کے احمق اور متعصب افراد ہیں جو قادیانیوں کو مسلمانوں کے ایک مسلک کے طور پر قبول نہیں کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے حیدرآباد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے احتجاجی ریلی کا تذکرہ کررہے تھے۔انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ تنظیم مرکزی حکومت سے مطالبہ کررہی ہے کہ احمدیہ فرقہ کو اسلام میں شامل نہ کیا جائے اور اسے غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ انہوں نے اویسی کے تعلق سے بھی کہا کہ وہ اپنی فطرت کے مطابق اس معاملہ میں کود پڑے ہیں۔وہ لکھتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ زیادہ تر مسلمانوں (انہیں دنیا کے تمام مسلمان لکھنا چاہئے) کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر اسلام محمد ﷺ آخری نبی تھے (انہیں لکھنا چاہئے آخری نبی ہیں) اور جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے، جو بہت تعداد میں ہندوستان اور پاکستان میں ہیں، ان کا یقین ہے کہ ۱۹ویں صدی عیسوی میں ایک اور نبی آیا تھا اور وہ مرزا غلام احمد ہیں۔انہوں نے عجیب سی منطق پیش کی ہے اور کہا ہے کہ اگر احمدیہ فرقہ کے لوگ یہ یقین کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آیا تھا تو کیا انہوں نے کسی کی گردن کاٹ دی کیا وہ کسی کے ہاتھ اور پیر قلم کررہے ہیں۔انہوں نے غیر منطقی حوالہ دیتے ہوئے شیعہ اور سنیوں کے تعلق سے کہا ہے کہ سنی مسلک کے لوگ اسلام کے ۳ خلیفہ کو مانتے ہیں جبکہ شیعہ نہیں مانتے ہیں تو شیعوں کو اسلام سے خارج کیوں نہیں کردیا جاتا۔(کاٹجو صاحب کو شاید نہیں معلوم کے دونوں مسلک کے لوگ اسلام کی بنیاد پیغمبر محمد ﷺ کو آخری نبی اور قرآن کو اللہ کی کتاب قرار دیتے ہیں۔

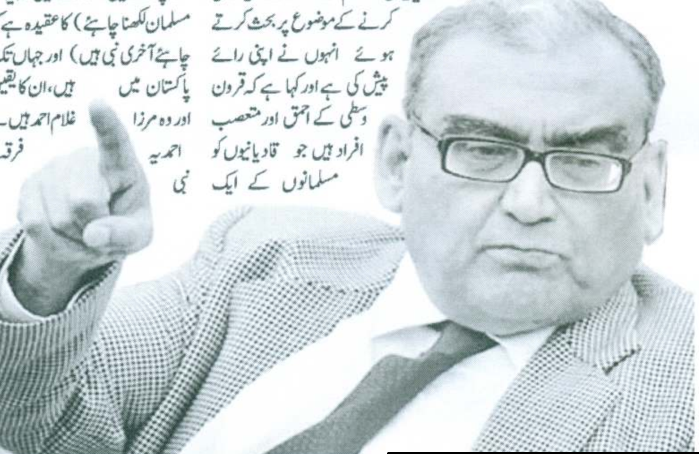

جو ایمان کی جڑ ہے۔باقی ضمنی باتیں ہیں جن کا ایمان سے کوئی مطلب نہیں ہے۔اگر کسی نے محمد ﷺ کے بعد کسی کو پیغمبر تسلیم کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا)۔انہوں نے اپنے بیان کو مدلل بناتے ہوئے لکھا ہے کہ ان سب حالات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ چند لوگوں کے تعلق سے اب تک قرون وسطی کا احمقانہ خیال اور تعصب آج بھی موجود ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارا آئین مذہبی آزادی کی اجازت دیتا ہے اور کسی بھی فرقہ یا مسلک کے لوگوں کو ان کے اعتقاد سے بے بہرہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ پاکستان نہیں ہے جہاں آئین میں ترمیم کی گئی اور اور احمدیہ فرقہ کے لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور ان پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارا ملک ہندوستان آزاد خیال اور سیکولر ہے جہاں لوگوں کی طرز زندگی کا معیار کافی بلند ہے اور اس مساوات اور سائنٹیفک طرز فکر کو ہمیں ضرور فروغ دینا چاہئے۔مذہبی تعصب، چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان اور ہمارے ملک کو قرون وسطی کے تاریک دور میں لے جانا چاہتا ہے اس کی سختی کے ساتھ مذمت کی جانی چاہئے اور اسے قوم کا دشمن قرار دیا جانا چاہئے۔

(۳)

۲۰۱۱ء کی مردم شماری، قادیانیوں کو بطور مسلمان شمار کیا گیا!

نئی دہلی (ایجنسی): ۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے تعلق سے یہ سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے کہ اس رپورٹ میں قادیانیوں کو مسلمانوں کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے مردم شماری کی رپورٹ گزشتہ ہفتے ہی جاری کی گئی ہے جس میں مذاہب اور ان کے مختلف فرقوں کے سیکشن میں قادیانیوں کے تعلق سے مذکورہ بالا وضاحت کی گئی ہے۔واضح رہے کہ اس سے قبل کی مردم شماری میں صرف سنّی ،شیعہ ،بوہرہ اور آغاخانیوں کو ہی مسلمانوں کا مختلف فرقہ تسلیم کیا جاتا تھا لیکن اس مرتبہ کی رپورٹ میں قادیانیوں کو بھی جگہ دے دی گئی ہے۔ رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں ان کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے۔

(۴)

مردم شماری میں قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے پر رضا اکیڈمی برہم
علماء نے انہیں خارج از اسلام قرار دینے کا حکومت سے مطالبہ کیا

کھڑک،(سعید احمد خان): ’’قادیانی بددین ہیں، وہ مسلمان نہیں کیونکہ وہ امام الاولین والآخرین ؐ کے آخری نبی ہونے کے قائل نہیں ہیں۔قادیانی گمراہ ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ان کو مرتد اور غیر مسلم سمجھتے ہیں، ان کا تعلق فرقۂ باطلہ سے ہے، مسلمانوں سے ہرگز نہیں۔‘‘ یہ رضا اکیڈمی کے دفتر میں جمعرات کو منعقدہ میٹنگ کے دوران علماء نے کہا اور رضا اکیڈمی کی جانب سے حکومتِ ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے خانے میں ہرگز جگہ نہ دی جائے۔

رضا اکیڈمی کے جنرل سکریٹری محمد سعید نوری کی سربراہی میں منعقدہ میٹنگ کے دوران انہوں نے کہا کہ ’’اخبارات کے ذریعے قادیانیوں کے تعلق سے حکومت کی مہربانی اور انہیں ۲۰۱۱ء کی مردم شماری میں مسلمانوں کے خانہ میں جگہ دیئے پر حیرانی ہوئی کہ آخر مودی حکومت اس کے ذریعے کیا پیغام دینا چاہتی ہے اور اس کا منشاء کیا ہے۔ایمان کے لئے حضور اکرم ؐ کو آخری نبی ماننا لازمی شرط ہے جبکہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے تعلق سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں لہٰذا حکومت اپنا فیصلہ تبدیل کرے کیونکہ قادیانی خارج از اسلام ہیں، ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔‘‘ میٹنگ میں موجود علماء نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلویؒ نے غلام احمد قادیانی کے خلاف ۴ رسالے تحریر فرمائے ہیں اور عظیم درسگاہ جامعۃ الازہر مصر نے بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔

اس میٹنگ میں مولانا امان اللہ رضا، مولانا قاری عبدالرحمٰن رضوی، مولانا مہتاب عالم قادری، مولانا علی حسن، مولانا قربان علی، مولانا رضی اللہ شریفی، مولانا امان اشرف، مولانا جنید رضا رضوی رشیدی اور مولانا تشہیر عالم نے شرکت کی۔

(۵)

Protest against inclusion of Ahmediyyas in Muslim census

Ahmediyyas Say Group Have No Right To Question Their Muslim Nature

TIMES NEWS NETWORK

Hyderabad: The Majlis Tahaffuze Khatme Nabuwat (MTKN), a body of prominent religious scholars, on Tuesday slammed the Centre for treating the Ahmadiyyas, also known as Qadiyanis, as a part of the Muslim community in the Census 2011.

The MTKN contends that the Ahmediya community cannot be considered a part of mainstream Islam and maintained that it follows a different religion.

According to a press release issued by the organisation, there is consensus among Islamic scholars from all major sects across the world that the Ahmediyyas are not a part of Islam. It also claimed that it was in 1974 that the Muslim World League in its international conference in Mecca had declared that the group is not a be a part of Islam.

According to Maulana Ansarullah Qasmi from the MTKN, the Ahmediyya community believes that its founder Mirza Ghulam Ahmad was the second manifestation of Prophet Muhammad. This, he said, is against the fundamental beliefs of Islam. This concept is against the basic beliefs of Islam that Prophet Muhammad is the last of all prophets. Further it is also wrong to say that there are avatars of prophets," he said.

Maulana Qasmi said that the MTKN had written to Prime Minister Narendra Modi in 2015 "informing" him of the issue, that the Ahmediyya community should not be considered a part of Islam.

The Muslim panel of scholars which includes All India Muslim Personal Law Board member Maulana Khalid Saifullah Rahmani and Mufti Mohammed Abdul Mughni, among others, demanded that the Centre treat the Ahmadiyya community as a separate religious group. "We demand that action be taken at the earliest," Maulana Qasmi said.

Majlis-e-Ittehadul Musli meen president Asaduddin Owaisi too expressed his displeasure at the Centre treating the community as Muslim. In a series of tweets, Owaisi denounced the move. "Prophethood terminated with Prophet Muhammad peace be upon him whereas Qadianis say the opposite (sic)," he tweeted. In another tweet he said, "This inclusion was done during Cong /BJP Question t both party Muslims members what is yr opinion about Prophethood (sic)."

However, the Ahmediyya community objected to MTKN's statement. According to Mohammed Sohail, president of Ahmadiyya Muslim Jamaat, the religious body "has no right to comment on the Muslim nature of the community". "Who are they to say whether we are Muslim or non-Muslim. Why are they trying to create a Pakistan like situation here? We have the Indian Constitution which gives us the right to practice our faith. We are sure that the Centre will not heed their words. Their demand is wrong."

حوالہ جات:

(۱) روزنامہ اردو ٹائمز، ممبئی، 5 راگست 2016، صفحہ نمبر 1

(۲) روزنامہ اردو ٹائمز، ممبئی، 14 راگست 2016، صفحہ نمبر 1

(۳) روزنامہ انقلاب، ممبئی، 5 راگست 2016، صفحہ نمبر 1

(۴) روزنامہ انقلاب، ممبئی، 12 راگست 2016، صفحہ نمبر 2

(۵) The Times of India, August 11, 2016, Hydrabad, pg.5

معلومات کیلئے اس ٹول فری نمبر پر رابطہ کریں
فون نمبر: 1800 3010 2131

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○
اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)
حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب
"خدا کی قسم"
کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔
E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

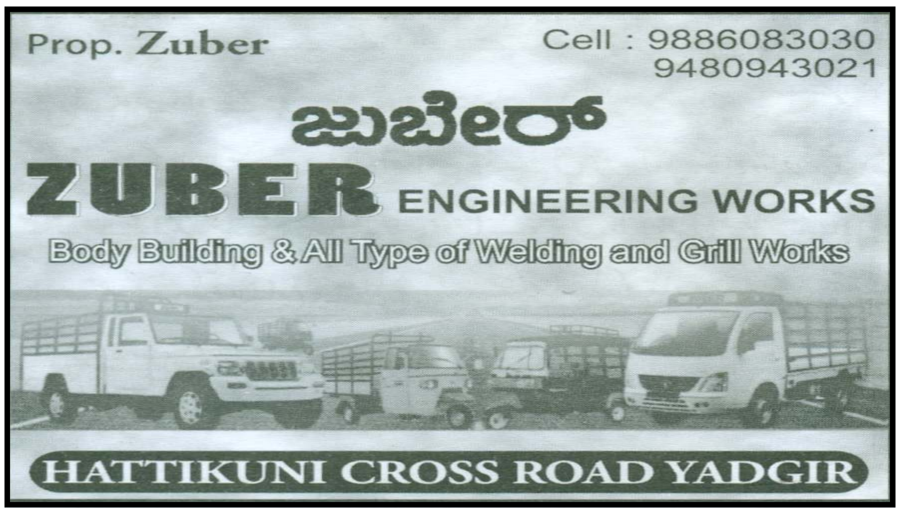

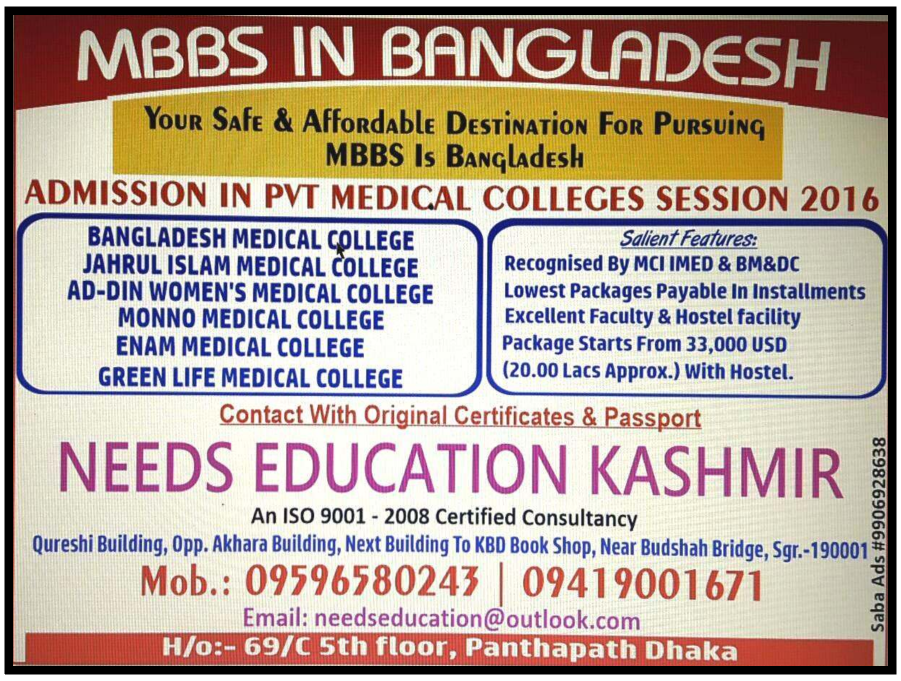

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

سمیت کل 93 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب اس علاقے کے سنی مولوی کو پتا چلا کہ یہ لوگ احمدی ہو گئے ہیں تو اس گاؤں میں پہنچا اور کہنے لگا تم لوگ گمراہ ہو گئے ہو اور بھٹک گئے ہو۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ ہم نے سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے اس لئے ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں گے۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بوہیکوں ریجن کی ایک جماعت میں ہماری مسجد تعمیر ہوئی اس گاؤں میں مارچ 2015ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور 245 افراد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ جب سے اس جماعت نے احمدیت قبول کی ہے ان کو مسلسل مخالفت کا سامنا ہے۔ رشتہ داروں کی طرف سے بھی مخالفت ہوئی گاؤں کے امام کی طرف سے بھی شدید مخالفت ہوئی۔ گاؤں کے امام نے مختلف اماموں کو گاؤں میں بلا کر جماعت کے خلاف ایک محاذ کھڑا کر دیا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد اپنے عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ دوران سال جب یہاں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو غیر از جماعت مولوی کھل کر مخالفت کرنے لگے لوگوں کو کہنے لگے کہ احمدیوں کی مسجد سے بہتر ہے کہ تم لوگ کسی چرچ میں جا کر نماز پڑھ لو۔ جو مستری مسجد تعمیر کر رہا تھا اس کے گھر جا کر اس کو بھی دھمکیاں دیں کہ وہ مسجد تعمیر نہ کرے لیکن ان تمام دھمکیوں اور حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق ملی اور اس کے دو مینارے بھی ہیں جو تیرہ میٹر بلند ہیں۔ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ 375 افراد اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ آئیوری کوسٹ کے سان پیدرو ریجن کے ایک دوست زونام احمد صاحب نے بیعت کی۔ موصوف کا تعلق عیسائیت سے تھا لیکن بعد میں اسلام قبول کر کے وہابی فرقے میں شامل ہو گئے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے نماز سیکھی اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی اسی دوران میں نے خواب میں دو مرتبہ ایک بزرگ کو دیکھا۔ خواب میں ہی مجھے علم ہوا کہ یہ شخص خدا کا نبی ہے میں سمجھا کہ شاید یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ انہی بزرگ کی تصویر ٹی وی پر آ رہی ہے اور کوئی ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا ہے اور ٹی وی کے نیچے فرنچ میں لکھا ہوا ہے 'مشن اسلامک احمدیہ'۔ اس خواب کے بعد میں نے مسجد کے امام صاحب سے جماعت احمدیہ کے بارے میں پوچھا۔ پہلے تو امام صاحب نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اصرار کرنے پر کہنے لگے کہ یہ لوگ احمدی ہیں۔ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کس نے تمہیں ورغلایا ہے کیوں تم اپنا اسلام برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو؟ انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ مجھے کسی نے نہیں ورغلایا کیونکہ میں تو ابھی تک کسی احمدی سے ملا ہی نہیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے احمدیت کا رستہ دکھلایا ہے۔ گھر آ کر مجھے اور زیادہ تشویش ہونی شروع ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ آخر یہ احمدی کون لوگ ہیں اور امام صاحب ان کو کافر کیوں کہتے ہیں کہ اس پر میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی بہت دعا کی کہ اے خدا! تو ہی مجھے سیدھا راستہ دکھلا میں اپنے حلقہ احباب سے جماعت کے بارے میں پوچھتا رہا لیکن کوئی بھی رابطہ کا ذریعہ نہیں مل رہا تھا آخر ایک دن ایک دوست نے بتایا کہ ایک دوسرے شہر دلوا میں احمدیت موجود ہے۔ چنانچہ میں لوگوں سے پوچھتے پوچھاتے مشن ہاؤس تک پہنچ گیا جہاں مشنری صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ وہاں مشن میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر میں حیران ہوا۔ پوچھنے پر مشنری صاحب نے بتایا کہ یہی امام مہدی اور مسیح زمان ہیں چنانچہ میں نے اسی وقت وہاں احمدیت قبول کر لی اور مشنری کو بتایا کہ یہی بزرگ مجھے دو مرتبہ خواب میں نظر آئے تھے۔ موصوف ہمارے مبلغ کو کہنے لگے کہ بیعت فارم تو میں نے اب پُر کیا ہے لیکن احمدی میں اس دن سے ہوں جب خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں رہنمائی کر دی تھی۔

پھر بیلجیئم سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بیلجیئم جماعت میں نومبائع ادریس صاحب نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا پھر دو سال قبل ایک دن ٹی وی پر مختلف چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے العربیہ پر نظر پڑی موصوف نے ایم۔ٹی۔اے پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو انہیں فوراً اپنا خواب یاد آ گیا انہوں نے خواب میں اسی بزرگ کو دیکھا تھا چنانچہ انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے دیکھنا شروع کر دیا اس طرح ان کا دل احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا اس کے بعد موصوف نے خود کوشش کر کے بیلجیئم جماعت کا ایڈریس تلاش کیا اور مشن ہاؤس پہنچے اور کہنے لگے کہ میں بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مربی صاحب نے انہیں کہا کہ پہلے جماعت کے بارے میں کچھ پڑھ تو لیں مزید معلومات حاصل کر لیں پھر فیصلہ کریں انہوں نے کہا کہ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات مل چکے ہیں۔ کہنے لگے میرا دل پہلے ہی مطمئن تھا چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب دیکھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر افریقہ کے دور دراز ممالک میں اللہ تعالیٰ دل کھول رہا ہے تو یورپ میں بھی کھول رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس طرح مخالفین ہمارے راستے میں روکیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسی طرح ان کے منہ بند کرنے کے سامان بھی کر رہا ہے اور جو نئے احمدی شامل ہوتے ہیں ان کے ایمان میں اضافے کا بھی سامان کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے یہ چند واقعات جو میں نے پیش کئے ہیں۔ بیشمار ایسے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ ہم پر جو اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ ہمیں احمدیت کی توفیق عطا فرمائی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا بھی چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 1 Sep 2016 Issue No. 35

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ دُنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں احمدیت کی تحریک کرتا ہے

بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے، کہیں کوئی کتاب یا لٹریچر تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے، کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے، کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/اگست 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: برطانیہ کے جلسے کے دوسرے دن اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش کا ذکر ہوتا ہے جہاں مختلف شعبہ جات کے اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں۔ جماعت کی ترقیات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان اعداد و شمار کے ساتھ میں ان سے متعلقہ واقعات بھی بیان کیا کرتا ہوں لیکن ڈیڑھ دو گھنٹے میں اعداد و شمار کی تفصیل بیان نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی واقعات بیان کئے جاسکتے ہیں اور جو نوٹس پڑھنے کے لئے میں لاتا ہوں وہ تقریباً اسی طرح واپس چلے جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار تو تحریک جدید نے شائع کرنے شروع کئے ہیں کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ میں مختلف وقتوں میں بیان کرتا رہتا ہوں آج بھی میں ان میں سے کچھ واقعات بیان کروں گا جن سے پتا چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے کہیں کوئی کتاب یا لٹریچر تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں پھر ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کے احمدیت پر ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی ہمیں دکھاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کو دیکھیں تو احمدیت قبول کرنے یا احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختصر یہ کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے۔ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔ اب میں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔

گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے اب آپ کا یہ لیف لٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب امت مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں سے ہمارے رابطے ہوئے اور وہ لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیف لیٹ تو صرف پتہ بتانے کیلئے ایک ذریعہ بنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پہلے تیار کیا ہوا تھا اور جو عقل والے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ زمانہ ہے جس میں ایک مصلح کی ضرورت ہے مسیح و مہدی کی ضرورت ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اس دور دراز علاقے میں کسی کے زیر اثر احمدیت قبول کی گئی ہے یا احمدیت کی خبریں پہنچیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے کسی انسانی کوشش میں اس کا دخل نہیں۔

تنزانیہ کے ٹوڈوما شہر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک نمائش کے دوران ایک عورت ہمارے سٹال پر آئی اور بڑی حیرت سے پوچھنے لگی کیا یہ مسلمانوں کا سٹال ہے پھر آہستہ آہستہ کتب سے تعارف حاصل کرتی رہیں آخر پر ایک کتاب خریدی جس میں عیسائیت کے حوالے سے مواد تھا۔ ایک دن بعد وہی عورت اپنے خاوند کے ساتھ دوبارہ سٹال پر آئی اور اس دن وہ دونوں فوجی وردی میں ملبوس تھے دونوں فوجی تھے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے اور ہماری شادی کو کافی عرصہ ہو چکا ہے میں مسلمان ہوں اور یہ عیسائی ہیں۔ وہ عورت کہنے لگی کہ میری کافی دیر سے کوشش تھی کہ میں اپنے خاوند کو اسلام کی تعلیم بتاؤں اور انہیں مسلمان کروں لیکن کہیں سے اسلام کی تعلیم کے بارے میں مجھے کوئی ایسا اچھا مواد نہیں مل رہا تھا۔ کل جب میں آپ کے سٹال پر آئی تو مجھے لگا کہ آج میں صحیح جگہ پر آئی ہوں چنانچہ میں نے آپ سے کل ایک کتاب خریدی اور ان کو دی جس سے ان کے کافی سوالات حل ہو گئے اور باقی مجھے امید ہے آپ سے بات کر کے حل ہو جائیں گے۔ چنانچہ کافی دیر مبلغ کے ساتھ ان دونوں کی بات چیت ہوتی رہی اور وہ دونوں بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خاوند کے اسلام قبول کروانے کی سچی تڑپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس طرح کھینچا کہ اتفاق سے وہ وہاں آ بھی گئی اور پھر دونوں کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ہرس فیلڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وانزلے ٹاؤن میں تبلیغی لیف لٹ تقسیم کئے گئے جس کی وجہ سے وہاں سے رابطہ قائم ہوا۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے پچاس سے زائد افراد مرد اور خواتین کوچ کروا کر ہرس فیلڈ میں ہماری مسجد میں آئے۔ ان کا مقصد اسلام کے بارے میں معلومات لینا تھا اس وفد کے ساتھ مسجد میں اڑھائی گھنٹے کا پروگرام ہوا اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں انہیں پریزینٹیشن دی گئی جس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگوں کا خود آنا اور خود توجہ کرنا یہ بھی ایک کڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہر جگہ دنیا میں لوگوں کے دلوں کی تاریں ہلا رہا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دور دراز کے رہنے والوں کے دلوں کو ایمانی لحاظ سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مضبوط کیا اور ان میں قربانی کا جذبہ بھی پیدا کیا۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ الاڈا ریجن کی ایک جماعت سوکو میں فروری میں اس سال نئی مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ حصہ لیا اور بہت سے مراحل میں غیر معمولی طور پر وقت اور مال کی قربانی کرتے ہوئے مزدوروں کی مدد بھی کرتے رہے۔ خواتین بھی تعمیری کام کے لئے دور دور سے پانی لے کر آتی رہیں اور اس طرح مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتی رہیں۔ گاؤں کے مقامی صدر نے کہا کہ یہ مسجد اہل علاقہ کے لئے پُرامن اسلام کی قیام گاہ ہے۔ وہاں کے چیف نے کہا کہ مسجد الاڈا ریجن کی اس کونسل کے لئے یقیناً روشنی کا مینار ہے۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ تر بت پرستی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ چیف نے کہا میں بھی ایک وقت میں بت پرست ہوتا تھا لیکن آج احمدیت کی بدولت توحید پرست ہو گیا ہوں اور میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جماعت سچائی اور محبت کا مجسم نمونہ ہے اور جماعت احمدیہ کی بدولت ہی مجھے یہ ادراک ہوا ہے کہ گو میں ایک بادشاہ ہوں مگر میرے اوپر ایک عظیم شہنشاہ ہے جس کی عبادت ہم سب پہ فرض ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ہے جو یہ سوچ ذہنوں میں پیدا کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام بھی سچا ہے اور اسلام کی تعلیم بھی سچی ہے اور یہی حقیقی تعلیم اور پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلا رہی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے مشرک لوگ جو ہیں وہ موحد بن رہے ہیں۔

پھر بینن کے ایک معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ریڈیو میں تبلیغی پروگرام کے دوران ایک دن ایک دوست غان اونٹو ایرک صاحب کی فون کال آئی۔ موصوف نے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کے لئے آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں وہ ابھی اپنا پتہ بتا رہے تھے کہ فون کال کٹ گئی اور بات پوری نہیں ہو سکی مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہم تبلیغ کی غرض سے ایک گاؤں سنر پوتا پہنچے تو ایک آدمی ہمیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور سب لوگوں سے کہا کہ جلدی ادھر آؤ جن کو ہم روز ریڈیو پر سنتے تھے وہ آج خود ہمارے گاؤں آ گئے ہیں چنانچہ وہاں تبلیغ کے نتیجہ میں 200 سے زائد افراد نے بیعت کی اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کی ایمان کی مضبوطی کا حال بھی سن لیں، کہتے ہیں کہ بیعت کرنے کے دو دن بعد تیز بارش اور آندھی کے باعث ایرک صاحب کے گھر کی دیوار گر گئی جس کے نیچے آ کر ان کا آٹھ ماہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ یہ مشرکوں کا گاؤں تھا۔ گاؤں کے مشرکوں نے کہا کہ دیکھو تم اس جماعت پر ایمان لائے اور ابھی سے مشکلات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اس پر ایرک صاحب نے کہا کہ میں نے جو سچائی دیکھی اس پر ایمان لے آیا باقی اولاد اور مال و دولت خدا ہی دیتا ہے اور وہی واپس بھی لے لیتا ہے میں اس جماعت سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں نے احمدیت قبول کی ہے میں احمدی ہوں اور انشاء اللہ مرتے دم تک احمدی ہی رہوں گا۔ تو یہ ہے ایمان کی مضبوطی اور توحید پر قائم ہونا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا فرما رہا ہے۔ انہوں نے اپنی ذاتی زمین کا ایک حصہ نماز سینٹر بنانے کیلئے بھی دیا بلکہ اس میں خود ہی ایک معمولی سا چھپر وغیرہ کا انتظام فوری طور پر کر دیا تا کہ قرآن کریم کی کلاسیں شروع کی جاسکیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھولتا ہے۔

تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے ایک گاؤں میں اس سال ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا اسی ریجن کے ایک اور گاؤں میں تبلیغی پروگرام منعقد ہو رہا تھا۔ ایک عورت اتفاقاً پہنچی اور اس نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو کہنے لگی آپ لوگ ہمارے گاؤں میں بھی اسلام کا پیغام لے کر آئیں کیونکہ وہاں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی ایک مسجد بھی ہے لیکن جو اسلام آپ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ ان کے اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ جب ہمارے معلمین نے وہاں جا کر اسلام احمدیت کی تبلیغ کی تو پہلے ہی دن امام مسجد

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad